بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

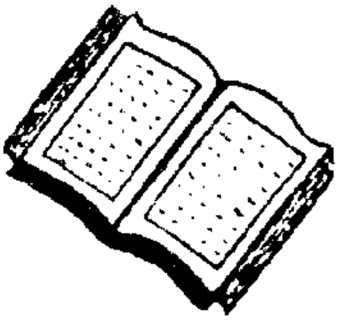

لوہ ٥ ٦٩٢

الفرقان

خصوصی

"مذاہبِ عالم پر نظر"

جنوری ١٩٧٦ء

مدیر مسئول
ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک

پاکستان	ـــ	دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک	ـــ	ساٹھ روپے
بیرونی ممالک بحری ڈاک	ـــ	تیس روپے

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

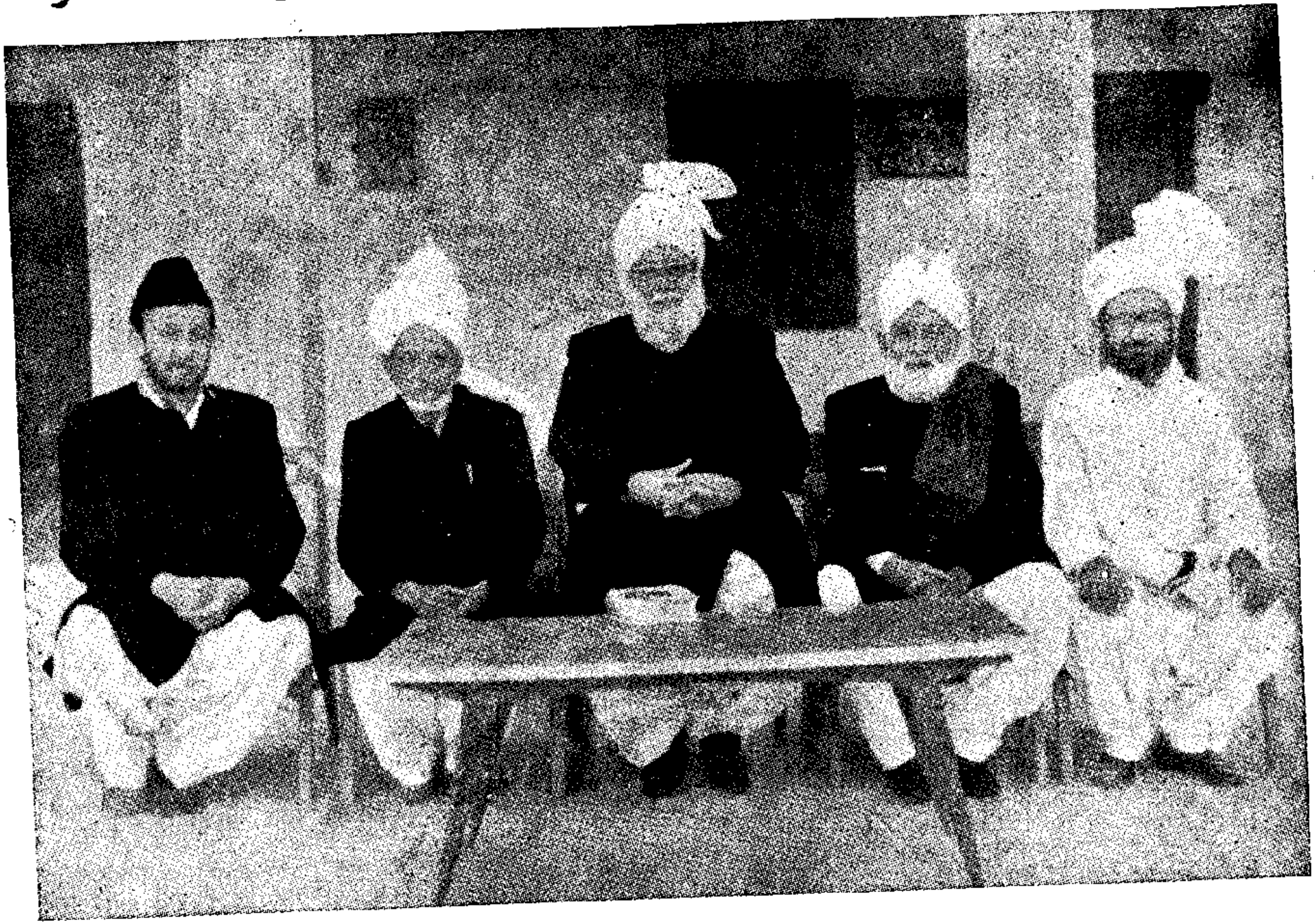

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (درمیان میں)

دائیں سے : (۱) محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد (۲) خاکسار ابوالعطاء جالندھری

(۳) محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر (۴) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون
۶۹۲

الفرقان
ربوہ

ایڈیٹر
ابو العطاء جالندھری

جلد ۲۶ — شمارہ ۱	جنوری ۱۹۷۶ء	محرم الحرام ۱۳۹۶ ہجری قمری	صلح ۱۳۵۵ ہجری شمسی

مجلس تحریر کے اعزازی ارکان

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب —— ربوہ

خان بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد — لندن

16, Gressenhall Road London W-18

مولوی دوست محمد صاحب شاہد —— ربوہ

مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم اے مبلغ جاپان

C.P.O. Box 1482, TOKYO.

سالانہ اشتراک

محصول ڈاک کے ریٹ بڑھ جانے کی وجہ سے شرح چندہ سالانہ یہ ہوگی

پاکستان — عام ڈاک —— دس روپے

بیرونی ممالک بحری ڈاک —— تیس روپے

بیرونی ممالک ہوائی ڈاک —— ساٹھ روپے

امریکہ و کینیڈا — ہوائی ڈاک —— نوے روپے

فی پرچہ — دستی —— ایک روپیہ

اگلا شمارہ نبوت نمبر ۲ ہوگا۔ انشاء اللہ

الفہرست

• قومی اسمبلی کے فیصلہ کے متعلق دو اہم بیانات (مفتی محمود اور آنریبل الطاف حسین قریشی کی تحریر) — ایڈیٹر

• حضرت خاتم النبیین کی توہین کا حقیقی مجرم کون؟ الفرقان کے نعت نبوی نمبر پر اہلحدیث کی بے جا تنقید — ایڈیٹر

• وفاقی وزیر ریلوے میاں عطاء اللہ کے نام مکتوب مفتوح — "

• شذرات — "

• البیان (سورہ اعراف کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری نوٹ کے ساتھ) ابو العطاء

• ناصر دین (اردو نظم) — جناب ثاقب زیروی صاحب

• پھر نہ دیکھے گا جلوہ آل سلیمانی کبھی دیکھ (نظم) جناب عبد المنان صاحب ناہید

• کتاب مقدس میں رد و بدل — ایک چیلنج — جناب شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور

• جماعت احمدیہ کے ترجمہ قرآن پر مجلۃ الازہر کا تبصرہ — جناب شیخ نور احمد صاحب منیر

• جماعت احمدیہ کا کامیاب ترین جلسہ سالانہ — جناب مولوی دین محمد صاحب ایم اے

• ایک غیر از جماعت دوست کا عجیب مکتوب —

اداریہ

قومی اسمبلی کے فیصلہ سے متعلق دو اہم بیانات

مفتی محمود کی تقریر اور الطاف حسین قریشی کا تبصرہ

پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد سے ملکی سیاسی دنیا میں پاکستان اور بیرون پاکستان چند دیگر ممالک میں ہر جگہ یہ سوال زیر بحث ہے کہ آیا قومی اسمبلی کے دائرہ اختیار میں یہ بات شامل ہے کہ وہ کسی فرقہ یا گروہ کے بارہ میں فیصلہ کرے اور جس کو چاہے مسلمان قرار دے اور جس کو چاہے غیر مسلم ٹھہرا دے؟ پھر یہ بحث بھی جاری ہے کہ احمدیوں کے بارے میں اسمبلی کا فیصلہ کن حالات میں کیا گیا اور کس بنا پر کیا گیا ہے؟

ان سطور کا راقم اس وفد کا ایک رکن تھا جو جماعت احمدیہ کی طرف سے قومی اسمبلی میں پیش ہوا تھا۔ اس نے قومی اسمبلی کے اندر ممبران اسمبلی کے چہرے پڑھے تھے۔ اور اس نے اکثر علماء کی اشتعال انگیزی کا مشاہدہ کیا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز بیانات اور پھر جناب اٹارنی جنرل کے سوالات اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جوابات کو پوری توجہ سے سنا تھا۔ اسمبلی میں بحث و تمحیص کے بعد ایک مرحلہ ایسا بھی تھا کہ خیال ہوتا تھا کہ ممبران اسمبلی یہ کہہ کر NOT MUSLIM قرار دے سکیں گے۔ مگر ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ایسا ہی اعلان ہو گیا۔ العجب!

پھر جناب صدر قومی اسمبلی (اسپیکر صاحب) کی اس خواہش کا احترام ہے کہ اسمبلی کی کارروائی کو "راز" سمجھا جائے اور تفصیلات سے بیان نہ کیا جائے اس لئے ہم تو ابھی تک اس بارے میں خاموش ہیں مگر دوسرے لوگ اپنے سیاسی و غیر سیاسی مفاد کی خاطر ۷ ستمبر کے فیصلہ کے سلسلہ میں کچھ صحیح اور اکثر غلط باتیں شائع کر رہے ہیں کیا ہی اچھا ہو کہ حکومت ساری کارروائی کو شائع کر دے۔

آج ہم قارئین الفرقان کے اضافہ علم کے لئے دوسرے لوگوں کے دو اہم بیان درج کرتے ہیں۔ پہلا بیان جناب مفتی محمود صاحب کا ہے۔ انہوں نے کراچی کے ایک استقبالیہ میں قومی اسمبلی کی کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ:—

"اسمبلی میں قرارداد پیش ہوئی اور اس پر بحث کے لئے پوری اسمبلی کو کمیٹی کی شکل دے دی گئی۔ کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ مرزائیوں کی دونوں جماعتوں کے سربراہ خواہ وہ ربوہ کے ہوں یا لاہوری، ان کو اسمبلی میں بلایا جائے اور ان کا موقف سنا جائے

تاکہ کل اگر ان کے خلاف فیصلہ کر دیا جائے تو وہ دنیا میں اور بیرونی ممالک میں یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو بلائے بغیر اور موقف سنے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ کر دیا گیا ہے بطور اتمام حجت کے ان کا موقف سننا ہمارے لئے ضروری تھا۔ اس لئے ان کو بلایا گیا۔ جب انہوں نے اپنے بیانات پڑھے تو ان پر تیرہ دن بحث ہوئی گیارہ دن مرزا ناصر پر اور دو دن صدر لاہوری پر جرح ہوئی۔

اس میں شبہ نہیں کہ جب انہوں نے اپنا بیان پڑھا تو مسلمانوں کے باہمی اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور ثابت کیا کہ فلاں فرقے نے فلاں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے اور فلاں نے فلاں کی تکفیر کی ہے۔ مسلمانوں کے باہمی اختلاف کو بیان کر کے اسمبلی کے ممبران کے دل میں یہ بات بٹھا دی کہ ان مولویوں کا کام ہی صرف یہی ہے کہ وہ کفر کے فتوے دیتے ہیں۔ یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں جو کہ صرف قادیانیوں سے متعلق ہو۔ یہ انہوں نے تاثر دیا۔

اس میں شبہ نہیں کہ ممبران اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا اور ہم بڑے پریشان تھے۔ چونکہ ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے بھی واقف نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار و شیروانی میں ملبوس۔ بڑی پگڑی طرہ لگائے ہوتا تھا اور سفید داڑھی تھی۔ تو ممبران نے دیکھ کر کہا کیا یہ شکل کافر کی ہے؟ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم صلعم کا نام لیتا تو درود شریف بھی پڑھتا تھا تو ہمارے ممبر مجھے گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ قرآن اور رسول کریم کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو اور دشمن رسول کہتے ہو۔ اور پروپیگنڈے کے لحاظ سے یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے وہ مسلمان ہے تو جب وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو تمہیں کیا حق ہے کہ آپ ان کو کافر کہیں؟ لیکن ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان کے دلوں کو پھیر دے اگر تو نے بھی ہماری امداد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیام قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہو گا۔ حتیٰ کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کے تین بجے تک نیند نہیں آتی تھی۔"

(ہفت روزہ لولاک۔ لائلپور۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۷-۱۸)

مفتی صاحب کے اس بیان پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر ممبران اسمبلی میں تبدیلی کس طرح آئی؟ مفتی صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے "سنی ممبران" کی خاطر اور "شیعہ ممبران" کی خاطر علیحدہ علیحدہ سوال کئے تاکہ ان کے جوابات سن کر وہ جذبات میں آجائیں اور ایسا ہی ہو گیا مگر دوسرے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ احمدیہ دلائل و بیانات کی قوت اثر اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی پُرتاثیر شخصیت کے اثرات کے ازالہ کے لئے بڑے پاپڑ بیلے گئے اور سب ہی دباؤ سے کام لیا گیا۔ بہرحال جناب مفتی محمود صاحب کے مندرجہ بالا بیان میں بعض حقائق کا ذکر ہو گیا ہے اسے ہوشیار لوگ غور کریں۔

دوسرا بیان جناب الطاف حسن قریشی مدیر اردو ڈائجسٹ لاہور کا ہے۔ وہ "عوامی حقوق کی جنگ" کے زیر عنوان تحریر کرتے ہیں کہ:-

"اس امر واقعہ سے انکار کی گنجائش نہیں کہ پہلی ترمیم اور دوسری ترمیم اتفاق رائے سے منظور ہوئی اور دوسری ترمیم میں بالخصوص تمام قواعد و ضوابط ایک طرف رکھ دیئے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ترمیم کا تعلق قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے تھا۔ ہم نے اس خطرناک پہلو کی پہلے ہی نشان دہی کی تھی کہ وزیر اعظم ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے۔ ایک طرف دستور میں ترمیم کر کے عوامی جذبات پر فتح حاصل کر لی جائے اور دوسری طرف پارلیمنٹ کو دستوری ترمیم عجلت میں پاس کرنے کا خوگر بنا دیا جائے۔ مسٹر بھٹو نے قادیانی مسئلے کے بارے میں آخری اقدام کے لئے ۷ ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی مگر ایسے حالات بھی پیدا کئے جن میں آخری وقت تک کوئی بات فیصلہ کن نظر نہ آتی تھی۔ قومی اسمبلی میں کئی روز سے قادیانی مسئلے کے سلسلے میں خفیہ کارروائی ہو رہی تھی اور قادیانی جماعت کو اپنا موقف پیش کرنے کا پورا موقع دیا گیا تھا۔ یہ بحث ۶ ستمبر تک چلتی رہی اور کچھ طے نہ پایا کہ دستوری ترمیم کے الفاظ کیا ہوں گے۔ ۷ ستمبر کو چار بجے شام تک ایک غیر سرکاری مسودے پر مختلف پارلیمانی قائدین کے مابین گفت و شنید ہوتی رہی۔ ہونا یہ چاہیئے تھا کہ خفیہ کارروائی کے نتیجہ میں ایک بل تیار ہوتا اور اس پر قومی اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں میں غور ہوتا اور اس کے بعد اسے بحث و تمحیص کے لئے ایوان میں پیش کر دیا جاتا۔ جناب بھٹو اس پورے طریق کار کو ختم کر دینے کے درپے تھے تاکہ آئندہ کے لئے ایک مثال قائم ہو جائے۔ چنانچہ وہ آخری وقت تک طرح دیتے رہے اور پانچ بجے کے قریب بل پڑھ کر سنایا گیا اور ایک گھنٹے کے اندر اندر اسے اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا اور ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اسی رات سینیٹ کا اجلاس طلب ہوا اور اس ایوان میں بھی کچھ زیادہ وقت نہ لگا۔ اس رواروی اور گہما گہمی میں کچھ بھی غور و فکر نہ ہوا اور دوسری آئینی ترمیم میں چند بنیادی خامیاں رہ گئیں جن پر اب صدائے احتجاج بلند کی جا رہی ہے۔"

(اردو ڈائجسٹ لاہور۔ دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۵۷)

ظاہر ہے کہ یہ صورت حال نفس ترمیم کی حیثیت کو بہت گرا دیتی ہے ایسی عجلت میں پاس کی جانے والی اور بنیادی خامیوں پر مشتمل قرارداد کیسے اساس عدل و انصاف ٹھہرائی جا سکتی ہے؟ بہرحال ہم اپنی طرف سے اس سلسلہ میں کچھ نہیں کہتے یہ دو اہم دستاویزی بیان قارئین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

○

حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا محض جھوٹا الزام

الفرقان کے نعت نبوی نمبر پر اہلحدیث کی بیجا تنقید

ماہنامہ الفرقان کا دسمبر ۱۹۶۰ء کا "نعت نبوی نمبر" اہلحدیثوں کے لئے بہت اضطراب کا موجب بنا ہے۔ الفرقان کے اس شمارہ کے بہتر صفحات میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے وہ تمام نعتیہ اشعار جمع کر دیئے گئے ہیں جو آپ نے محبوب رب العالمین سید الاولین و الآخرین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں۔ اردو زبان میں، فارسی زبان میں اور عربی زبان میں شائع فرمائے ہیں۔

ہم علیٰ وجہ البصیرت جانتے ہیں کہ ذرہ بھر خوفِ خدا رکھنے والا انسان بھی اس مجموعہ کو پڑھ لینے کے بعد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق مانے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مجموعہ بہت مؤثر، مبارک اور تبلیغ کے لئے مفید ثابت ہو رہا ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جس کی وجہ سے اہلحدیثوں کے اخبار "اہلحدیث" لاہور نے اپنی اشاعت ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء میں "نعت نبوی کے نام پر خاتم النبیین کی توہین" کے عنوان سے مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے اور الفرقان کے نعت نبوی نمبر کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین قرار دیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مدیر اہلحدیث نے غصہ میں آ کر یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ "الفرقان ربوہ کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔"

ہم نے فاضل مدیر اہلحدیث کا مقالہ بار بار پڑھا ہے اس میں انہوں نے اپنے دوسرے فرسودہ اعتراضات کو (جن کے ہماری طرف سے بارہا مدلل اور مسکت جواب دیئے جا چکے ہیں) دہرانے کے سوا الفرقان کے نعت نبوی نمبر کے مجموعہ میں سے تو کوئی شعر پیش کر کے کوئی بات نہیں لکھی جس سے وہ "خاتم النبیین کی توہین" کے دلآزار اتہام کا ادنیٰ سا ثبوت بھی پیش کر سکتے۔ کیا ہمارے اہلحدیث بھائیوں کے پاس اب یہی طریق استدلال رہ گیا ہے کہ بے بنیاد الزام لگا دو اور ثبوت میں کچھ نہ پیش کرو۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مؤسس اخبار اہلحدیث امرتسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نعتیہ اشعار میں سے مندرجہ ذیل دو شعروں کو درج کیا تھا:۔

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم　　　آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

زاں نمط شد محو دلبر کز کمال اتحاد
پیکر او شد سراسر صورت رب رحیم

اور لکھا تھا کہ ان میں مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں غلو کیا ہے ایسی تعریف کی ہے جس کے حضور مستحق نہیں تھے کیا وہ مدح نبوی میں غلو کا الزام اور کیا آج کے مدیر المحدیث لاہور کا مجموعہ اشعار نعتیہ (الفرقان کے نعت نبوی نمبر) کو ختم النبیین کی توہین ٹھہرانا

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

فاضل مدیر المحدیث لاہور کو سارے مجموعہ میں صرف ایک شعر قابل اعتراض نظر آیا ہے اور وہ بھی اس لئے نہیں کہ اس میں انہیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک نظر آتی بلکہ اس لئے کہ اس میں ان کے زعم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا قادیانی نے جو گستاخی کی ہے وہ الفرقان کے اسی شمارہ کے صفحہ ۹ پر مندرجہ ذیل شعر کی صورت میں موجود ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے"

(المحدیث ۷ جنوری ۱۹۴۹ء ص ۹)

یہ شعر کتاب دافع البلاء کے چار اشعار میں سے چوتھا ہے سارے چاروں شعر یہ ہیں:-

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(الفرقان - نعت نبوی نمبر صفحہ ۹)

دینداری اور ذوق رکھنے والے محبان رسول غور فرمائیں کہ آخری شعر اس سیاق و سباق میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے ہے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی مقصود ہے؟ خدارا کچھ تو انصاف کیا جائے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعی کوئی غلام ابن مریم علیہ السلام سے بہتر نہیں ہو سکتا؟ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے عُلَمَاءُ أُمَّتِيْ كَأَنْبِيَاءِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ کہ میری امت کے ربانی علماء بھی اسرائیلی نبیوں کی طرح ہوں گے اسی سے حضور کے کامل غلام کو [illegible] کیا جا سکتا ہے بلکہ کیا یہ درست نہیں کہ امام مہدی کو آپ کے اپنے بزرگ قَدْ كَادَ يُفَضَّلُ بَعْضَ الْأَنْبِيَاءِ مانتے آتے ہیں؟ جب مہدی معہود کا نام احادیث میں احمد بھی آیا ہے اور بزرگان امت کی پیشگوئیوں میں بھی اسے احمد نام سے ذکر کیا گیا ہے اور الہامات میں اس مہدی کو اللہ تعالیٰ نے احمد کے نام سے خطاب کیا ہے تو اسے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا غلام ہی احمد قرار دینے پر آپ خواہ مخواہ ناراض کیوں

ہو رہے ہیں؟ اس جگہ دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ آیا یہ احمد قادیانی " اپنے محبوب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے عشق میں فنا ہے یا نہیں؟ اگر اس احمد قادیانی " نے سیدنا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح و ثنا میں اردو، عربی اور فارسی میں پُر معارف بے مثال ایمان افروز اور ولولہ انگیز قصائد [illegible] محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا [illegible] کرنے والا یعنی احمد قرار دیتے ہیں [illegible] انقطاعی کیوں [illegible]؟ آؤ اس مجموعہ نعت نبوی کو جو الفرقان کے خاص نمبر کی صورت میں آپ کے سامنے پیش ہے [illegible] مطالعہ کر فرماؤ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین!

قاضی مدیر اہلحدیث کی توجہ کے لئے ہم اس جگہ [illegible] اہلحدیث کا ہی ایک اقتباس درج کرتے ہیں۔ لکھا ہے کہ:-

" حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ([illegible] ۱۲۴۶ ہجری / مئی ۱۸۳۱ء) پر [illegible] ہے کہ وہ فرماتے ہیں " خدا ہزاروں محمد پیدا کر سکتا ہے " [illegible] خدا [illegible] کی مثال ہے بلکہ رسول ناشناسی کی بھی کیونکہ [illegible] خدا ایسے محمد فداہ ابی و امی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پیدا کر سکتا ہے [illegible] اگر وہ ایسا چاہے تو وہ کر سکتا ہے۔ اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اور فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ [illegible] (حنفیوں) سے پوچھتے ہیں کیا خدا اس سے عاجز ہے؟ اگر نہیں تو پھر اعتراض کرنے کا [illegible]؟ شاہ شہید رحمۃ اللہ علیہ نے خدا کے مختار کل اور قادر علی الاطلاق ہونے کو [illegible] ہیں [illegible] اس صحیح بات کو بھی الٹا رنگ دے کر [illegible] ہیں۔ خدا کے [illegible] برا لگتا ہے "

(اخبار اہلحدیث لاہور [illegible] جنوری ۱۹۶۶ء [illegible])

اسی توجہ پر " خاتم النبیین کی توہین " کا الزام لگانے والے مدیر اہلحدیث کو ہم کہتے ہیں کہ آپ کا اعتراض بھی رسول ناشناسی کی ایک مثال ہے۔ آپ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو سمجھا ہی نہیں [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل متبع کو مظہر اور [illegible] نہیں جانتے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ [illegible] کا عقیدہ تو شان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ ہے کہ

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شُد از دمِ او بے شمار

(الفرقان کا نعت نبوی نمبر ص[illegible])

وفاقی وزیر ریلوے میاں عطاء اللہ صاحب کے نام مکتوب مفتوح

غلط بیانی کا ثبوت دیں ورنہ بیان واپس لیں!

جناب میاں صاحب! آپ نے ماہ اکتوبر ۱۹۷۵ء میں جماعت احمدیہ پر ایک نہایت گھناؤنا الزام لگایا تھا۔ ہفت روزہ میثاق لاہور نے لکھا کہ:۔

"میاں عطاء اللہ وفاقی وزیر ریلوے نے لاہور کے ایک جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ قادیانی موجودہ آئین کے خلاف سازشیں کر رہے اور پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں میاں صاحب نے کھلے الفاظ میں کہا کہ حکومت کے پاس قادیانیوں کے ان مذموم ارادوں کا دستاویزی ثبوت موجود ہے اور وہ اس کو عوام کی آگاہی کے لئے شائع کر دے گی۔"

(ترجمان لاہور - ۲۰ اکتوبر ۷۵ء)

اس الزام کی جماعت احمدیہ کی طرف سے سخت تردید ہوئی۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان روزنامہ الفضل نے آپ کے مندرجہ بالا بیان کے متعلق لکھا کہ:۔

"ہم قرآن کریم کے الفاظ میں لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کہتے ہوئے اس بات کا اعادہ کرتے ہیں کہ اس رپورٹ میں لگائے گئے تمام الزامات بے بنیاد، شرانگیز اور ناپاک جھوٹ ہیں۔"

(الفضل - ۱۵ اکتوبر ۷۵ء)

ماہنامہ الفرقان ربوہ نے اپنے ماہ نومبر ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں لکھا کہ:۔

"میاں عطاء اللہ وفاقی وزیر ریلوے کے اعلان اور اس کی پرزور متحدیانہ تردید پر ایک ماہ گزر گیا ہے مگر نہ حکومت نے کوئی "دستاویزی ثبوت" شائع کیا ہے اور نہ ہی اب خود میاں عطاء اللہ بول سکے ہیں۔ میاں عطاء اللہ نے صرف جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے سیاہ جھوٹ کا ارتکاب کیا بلکہ دستاویزی ثبوت کا جھوٹا دعویٰ کر کے حکومت پاکستان کو بھی بدنام کیا ہے۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اپنے وفاقی وزیر ریلوے سے باز پرس کرے اور اسے ذمہ داری کے اتنے بڑے عہدہ سے فوراً فارغ کر کے اس کے خلاف مقدمہ چلائے کہ اس نے پاکستان کی ایک وفادار جماعت پر ایسا ناپاک بہتان باندھا ہے اور حکومت کو بھی بدنام کیا ہے۔"

(الفرقان نومبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۶)

جناب میاں صاحب! ان اشاعتوں پر تین ماہ سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کیا آپ اپنے بیان کی سچائی کا اب بھی کوئی ثبوت پیش کر سکتے

شذرات

۱۔ دو بڑے عذاب

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ کے ایڈیٹر "ہم کہاں کھڑے ہیں؟" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:—

"۷۴ء کے آخری تین پُر آشوب مہینوں میں دو بڑے عذاب نازل ہوئے۔ وادیٔ سوات میں زلزلے اور تربیلا ڈیم میں خوفناک شگاف، سیاسی قیادت کے غیر حقیقی بیانات امداد کی غیر منصفانہ تقسیم اور تربیلا ڈیم کے عظیم نقصان پر مسلسل خاموشی نے جناب بھٹو کے ساتھیوں میں شکوک پیدا کئے اور عوام نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہماری حکومت سے بہت ناراض ہیں۔"

(اُردو ڈائجسٹ۔ نومبر ۱۹۷۵ء)

الفرقان: ان عذابوں سے عوام کو یہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے بھی ناراض ہے۔ انہیں بھی توبہ کرنی چاہیئے۔

۲۔ علماء کا خوشیاں منانا نادانی ہے

ہفت روزہ اخبار اہلحدیث لاہور لکھتا ہے کہ۔

"تعجب ہے کہ ملک میں شرک فی الحکم، شرک فی الذات اور شرک فی الصفات بدستور جاری ہیں اور عدالتوں میں خلاف شریعت قانون چل رہا ہے اور علماءِ اسلام محض قادیانی مسئلہ شرک فی الرسالت پر جہاد کر کے خوشیاں منا رہے ہیں جو سراسر شریعت کے اسرار سے نادانی اور بے خبری ہے۔"

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور۔ ۵ر دسمبر ۱۹۷۵ء صفحہ ۵)

الفرقان: اگر علماء نادانی اور بے خبری کے مرتکب نہ ہوتے تو یہاں تک نوبت نہ پہنچتی۔ بھلا اس سے بڑی نادانی کیا ہوگی کہ ایک لاکھ تیئیس ہزار نو سو ننانوے نبیوں کے ماننے سے تو شرک فی الرسالت ثابت نہیں ہوتا مگر ایک امتی نبی کے آنے سے شرک ثابت ہو جاتا ہے؟ ان علماء کو اب کون سمجھائے؟

۳۔ حاجیوں کی سمگلنگ

روزنامہ امروز لاہور ۳۱ر دسمبر ۱۹۷۵ء لکھتا ہے:—

"کسٹم کے عملہ نے اب تک کراچی کی بندرگاہ پر حاجیوں سے چار لاکھ روپے سے زائد مالیت کا غیر ملکی سامانِ تعیش اور کپڑا برآمد کیا ہے یہ سامان حاجیوں کے چار جہازوں پر آنے جانے والے حجاج سے پکڑا گیا حاجیوں سے جو اشیاء پکڑی گئیں ان میں پندرہ ہزار گز غیر ملکی ریشمی کپڑا۔ ۲۲۹ ریڈیو، ۲۷ ریفریجریٹر، چھ واشنگ

مشین، ۹ سلائی مشینیں، ۳۴ ٹیلیویژن سیٹ
اور ۲ مصالحہ پیسنے کی مشینیں شامل ہیں۔ کسٹمز
حکام کے قریبی ذرائع کے مطابق حاجیوں سے
یہ اشیاء حکومت کی ہدایت پر پکڑی گئی ہیں اور
ان کا شمار ان اشیاء میں نہیں ہوتا جنہیں حاجیوں
کو ساتھ لانے کی اجازت دی گئی ہے۔"

الفرقان: ان "حاجیوں" کے متعلق اب کیا کہا جائے۔ خدا ہی انہیں ہدایت دے!

۴۔ مزار نظام الدین اولیاءؒ کے زائرین اور شراب

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے مزار پر دہلی جانے والے پاکستانیوں کے قافلہ کی رپورٹ میں درج ہے:۔

"۲۹ر اپریل کی رات بھی کچھ ایسی ہی محفلیں گرم
ہوئیں اور پھر ۲ر مئی کی رات پارٹی لیڈر اور ان
کے تین ساتھیوں نے کیمپ سے ملحقہ اس کمرہ
میں جہاں وہ قیام رکھتے تھے شراب پی اور یہ
شراب اس حد تک پی گئی کہ ۳ر مئی کی صبح کو
جب درگاہ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے سجادہ
نشین جناب ضامن نظامی زائرین پاکستان کو
الوداعی طور پر تبرک وغیرہ تقسیم کر رہے تھے تو
پارٹی لیڈر کے منہ سے شراب کی بو آ رہی تھی۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۲۹ر مئی ۱۹۷۵ء)

الفرقان: ہم تو یہ سمجھ نہیں سکتے کہ اس قسم کی حرکات کرنے والے "عالم" لوگ اپنے مذہب اور اپنے وطن کی تذلیل کا موجب کیوں بنتے ہیں؟

۵۔ عذابوں کی وجہ؟

رسالہ المصطفیٰ گوجرانوالہ لکھتا ہے کہ:۔

"مولانا (شاہ احمد نورانی) نے کہا کہ پاکستان
میں زلزلے اور سیلاب کے عذاب اور بارشیں
بروقت نہ ہونے کی وجہ صرف ایک ہی ہے
کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ نہیں ہے۔"

(رسالہ المصطفیٰ گوجرانوالہ ۔ ہر دسمبر ۱۹۷۵ء)

الفرقان: علماء قرآن مجید کی آیت کریمہ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (بنی اسرائیل) کی طرف کیوں توجہ نہیں کرتے کیا عذابوں کا یہ سلسلہ بعثت رسول کے بغیر ممکن ہے؟

۶۔ ربوہ میں کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا

مولوی لوگ محض اشتعال انگیزی کی خاطر شور مچا رہے ہیں کہ ربوہ میں کوئی اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ قومی اسمبلی کی کارروائی میں شائع ہوا ہے کہ:۔

" مولانا عبد الحکیم نے ربوہ میں مبینہ طور پر
اسلحہ پکڑے جانے کے بارے میں بھی ایک
تحریک التوا پیش کی جس پر ملک اختر نے
ایوان کو بتایا کہ ربوہ میں کوئی اسلحہ برآمد نہیں
ہوا۔ رپورٹ ملنے پر متعلقہ حکام وہاں گئے
تھے مگر وہاں کھلونا نما بندوقیں ملیں جو ایک
سکول کے طلباء کو تربیت دینے کے لئے لائی
گئی تھیں۔ اس وضاحت پر تحریک داخل دفتر

کردی گئی۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۲ر نومبر ۱۹۷۵ء)

الفرقان: ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ مولوی صاحبان اب اس غلط بیانی سے باز آجائیں گے۔

۷۔ "ربوہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو"

اجلاس چنیوٹ کی ایک تقریر کے الفاظ:۔

"میں حیران ہوں کہ بار بار یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے میں کہتا ہوں۔ کھلا شہر کیا ہوتا ہے؟ میرا مطالبہ یہ ہے کہ ربوہ کو صفحۂ ہستی سے مٹا دو!" (مسعود شورش)

(چٹان۔ ۵ر جنوری ۱۹۷۶ء ص۱۸)

الفرقان: ہم یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے قول قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ کی تصدیق کے لئے نقل کر رہے ہیں۔

۸۔ لندن کے ایک جھوٹے یہودی کا شرمناک جھوٹ

روزنامہ نوائے وقت لکھتا ہے:۔

"لندن سے شائع ہونے والی ایک کتاب "اسرائیل اے پروفائل" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ حکومت اسرائیل نے اپنی فوج میں پاکستانی قادیانیوں کو بھرتی ہونے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ کتاب پولیٹیکل سائنس کے ایک یہودی پروفیسر آئی۔ آئی نوماتی نے لکھی ہے اور اسے ادارہ پال مال لندن نے شائع کیا ہے اس کتاب میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اسرائیلی فوج میں چھ سو پاکستانی قادیانی شامل ہو چکے تھے"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۵ء۔ بحوالہ چٹان)

الفرقان: ایسے سراسر بے بنیاد افتراء کی توقع ایک یہودی سے ہی رکھی جا سکتی ہے۔ حیرت تو ان مسلمانوں پر ہے جنہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی تھی۔ کَفٰی بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ کہ ہر بات کو سُن کر بیان کرنے والا بھی جھوٹا ہوتا ہے وہ ایک جھوٹے یہودی کی بات پر اعتبار کرنے لگ پڑیں اور اس کی جھوٹی تشہیر اپنا شعار بنا لیں۔

اگر اس نام کا کوئی یہودی پروفیسر ہے۔ اگر اس کی مندرجہ بالا نام کی کوئی کتاب ہے تو اس کا یہ بیان سراسر جھوٹ ہے اور اگر نہ اس نام کا کوئی انسان ہے اور نہ ایسی کوئی کتاب ہے تو پھر ایسے افتراء پردازوں کا کیا علاج ہے جو بات خود بناتے ہیں مگر یہودی کے نام لگا دیتے ہیں

اسرائیلی فوج میں ۱۹۷۲ء تک چھ صد پاکستانی احمدیوں کا بھرتی ہونا نہایت بھونڈا جھوٹ ہے مدیر نوائے وقت یہودی پروفیسر کی مدد سے صرف دس ایسے پاکستانی احمدیوں کے نام و پتہ بتائیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں اور ہرگز ایسا نہ کر سکیں گے تو سب افترا پردازوں کو لعنة اللہ علی الکاذبین سے ڈرنا چاہیئے

۹۔ ایک اور مولویانہ بہتان

مدیر چٹان لکھتے ہیں:۔

"مولانا تاج محمود کے اس الزام کا بھی (وزیر اعظم بھٹو کو) نوٹس لینا چاہیئے کہ چار ہزار قادیانی مغربی جرمنی میں گوریلا تربیت حاصل کر رہے ہیں۔"

(چٹان - ۵ جنوری ۱۹۷۶ء صفحہ ۹)

الفرقان: یہ بھی سراسر جھوٹ اور بے بنیاد افترا ہے۔ جناب بھٹو ہزار مرتبہ اس کا نوٹس لیں وہ مولوی تاج محمود کے الزام کو ان کا دماغی اختراع پائیں گے۔

۱۰۔ پیپلز پارٹی کی حکومت اسلامی حکومت نہیں

جناب شاہ احمد نورانی لکھتے ہیں:-

"سیکولرازم کے معنے ہم لادینیت کے ہیں اور سوشلزم کا انجام بھی لادینیت ہے۔ سجدہ اور حج کی اجازت عام ہونے سے پیپلز پارٹی کی حکومت کو اسلامی حکومت قرار نہیں دیا جا سکتا۔"

(ماہنامہ ترجمان اہلسنت کراچی - مارچ ۱۹۷۵ء ص۲۶)

الفرقان: اگر پیپلز پارٹی کی حکومت اسلامی حکومت نہیں تو پاکستان کو اسلامی مملکت کس طرح قرار دیا جا سکتا ہے؟

۱۱۔ خطبۂ عرفات میں مسلمانوں کی حالت کا ذکر

۹ ذوالحجہ ۱۳۹۵ کے خطبۂ عرفات میں شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل حسن نے کہا کہ:-

"کیا مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کو تسلیم کیا؟ کیا اس کی اطاعت کی؟ کیا اس کے تقویٰ کا حق ادا کیا؟ اگر مسلمان ایسے ہوتے تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا اور وہی غالب ہوتے۔ کرۂ ارض پر ان کا اور ان کے دین کا بول بالا ہوتا اور ان پر دشمنوں کا غلبہ نہ ہونے پاتا اور وہ ایک دوسرے سے منہ پھیر کر دھڑوں اور پارٹیوں میں نہ بٹتے۔"

(الاعتصام لاہور - ۱۶ جنوری ۱۹۷۶ء)

الفرقان: اس سے ظاہر ہے کہ "مسلماں در گور و مسلمانی در کتاب" کا یہی زمانہ ہے اور آسمانی مصلح کے ظہور کا یہی وقت ہے۔

۱۲۔ مصنوعی بارش کا کامیاب تجربہ

روزنامہ امروز لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:-

"گزشتہ دنوں سوویت یونین کے علاقے جارجیا میں مصنوعی بارش کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔ ماہرین کے مطابق اس تجربے کے نتائج توقع سے زیادہ شاندار تھے۔ ماہرین نے توپوں کے ذریعہ بادلوں کو خاص قسم کی گولہ باری کا نشانہ بنایا۔ ان گولوں کے پھٹنے سے آبی بخارات کو پانی میں تبدیل کر دینے والی ادویات فضا میں پھیل گئیں اور اگلے روز زوردار بارش ہوئی۔ ایسا ہی تجربہ کاکیشیا کے علاقے میں کامیاب رہا جہاں ژالہ باری کا امکان تھا لیکن سائنسدانوں نے بادلوں پر گولہ باری کر کے بارش برسا دی۔ تجربات کے اس آخری

مرحلے کے بعد بہت سے علاقوں میں بارش کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ سائنسدان مصنوعی بارش کے تجارتی اور مالی پہلو کا بھی جائزہ لے رہے ہیں۔"

الفرقان: کتبِ سابقہ میں مصنوعی بارشیں برسانا یا جھوٹا اور دجال کی علامت بیان ہوئی ہے اب اس کا بھی کھلم کھلا ظہور ہو چکا ہے۔

۱۳۔ مسجدیں کسی فرقہ کی جاگیر نہیں۔

"علمائے کرام سے" کے زیر عنوان مدیر چٹان نے لکھا ہے کہ:—

"مسجد اللہ کا گھر ہوتا ہے یہ کسی سنی، بریلوی، دیوبندی، وہابی یا شیعہ کی ذاتی جاگیر نہیں۔ اللہ کے گھر کو کب تک علمائے کرام اپنے اپنے فرقے بلکہ اپنی ذاتی جاگیر بناتے رہیں گے؟ کیا علمائے کرام کو اس بات کا احساس نہیں کہ انہوں نے بھی ایک دن مرنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے۔"

(چٹان لاہور ۲۳ دسمبر ۱۹۷۵ء ص)

الفرقان: اگر علماء کو یہ احساس ہوتا کہ "انہوں نے بھی ایک دن مرنا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش ہونا ہے" تو وہ غریب مظلوم احمدیوں پر اس ملک میں وہ ستم نہ ڈھاتے جو گزشتہ دنوں میں ڈھائے گئے ہیں؟

۱۴۔ دستورِ پاکستان کوئی حرفِ آخر نہیں۔

وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ:—

"دنیا میں کوئی بھی دستور ایسا نہیں جس میں ترمیم نہ ہوئی ہو گزشتہ چار سال میں جب ضرورت پڑی ہم نے آئین میں ترمیم کی اور آئندہ بھی جب ضرورت محسوس کی جائیگی اس میں ترمیم کی جائے گی۔"

اس عبارت کو نقل کرتے ہوئے مدیر الاسلام لاہور لکھتے ہیں:—

"ہم سمجھتے ہیں کہ انسان کا بنایا ہوا دستور کوئی حرفِ آخر نہیں اس میں ترمیم ہر وقت ہو سکتی ہے۔"

(الاسلام لاہور ۵ دسمبر ۱۹۷۵ء)

الفرقان: اس جگہ قارئین مفتی محمود صاحب کا بیانِ ذیل بھی ملاحظہ فرمائیں لکھتے ہیں کہ:—

"پہلی ترمیم میں ہم نے واک آؤٹ کیا دوسری ترمیم ختمِ نبوت کے بارے میں تھی اس کو اتفاق رائے سے پاس کیا۔ تیسری سے اختلاف کیا اور چوتھی میں تو ہمیں باہر نکال دیا گیا۔"

(لولاک لائلپور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء)

پس سچی بات یہی ہے کہ:—
انسان کا بنایا ہوا دستور کوئی حرفِ آخر نہیں۔

۱۵۔ تصویر کشی حدیث کے آئینہ میں

آج کل سب چھوٹے بڑے علماء تصویریں کھچوا کر زینتِ اخبارات بن رہے ہیں اس سلسلہ میں اخبار اہلحدیث لکھتا ہے:—

"آج کل تصویر کشی ایک فیشن بن چکی ہے لیکن ہم اس کے انجام سے بے خبر ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے بلکہ شریعت کی نگاہ میں تصویر کشی ایک ایسا جرم ہے جو عذاب جہنم میں ہمیشہ گرفتار رہے گا۔"

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۱۲ نومبر ۱۹۷۷ء صٓ۲)

الفرقان: اب سوال یہ ہے کہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ علماء مستحق جہنم ہو گئے ہیں یا نہیں؟

۱۶۔ جناب مولوی بنوری کا بیان اور ان کے عزائم

اخبار چٹان راوی ہے کہ تحفظ ختم نبوت والے جناب مولوی محمد یوسف صاحب بنوری نے فرمایا کہ:۔

"پوری دنیا میں مرزائیت کے ناپاک چہرے سے پردہ اٹھ چکا ہے اب دنیا بھر کے انسان مرزائیت سے آگاہ ہو چکے ہیں تاہم ان کی حرکات کا نوٹس لینے اور ان کی زہریلی تبلیغ کا اثر زائل کرنے کے لئے ہم پوری دنیا میں مبلغین اسلام کو روانہ کریں گے۔ ...... میں بہت جلد دس علماء کرام کو بہت جلد افریقی زبان میں ٹریننگ دے کر اسلام کی تبلیغ اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت واضح کرنے کے لئے روانہ کرنا چاہتا ہوں۔"

(چٹان ۵ر جنوری ۱۹۷۸ء صٓ۲)

الفرقان: جب قادیانیوں کے مشن ہی بقول نورانی صاحب بند ہو گئے ہیں اور بقول بنوری صاحب "**دنیا بھر کے انسان** احمدیت سے آگاہ ہو چکے ہیں تو پھر ان پر چار سے دس علماء کو ٹریننگ دینے اور باہر بھجوانے کی کیوں زحمت کی جا رہی ہے؟ انہیں آرام سے گھر بیٹھنے دیں۔

۱۷۔ عربوں کا خلفشار موجب ناکامی ہے

اخبار اہلحدیث لاہور لکھتا ہے کہ:۔

"...... ہمیں افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے کہ جب بھی منزل قریب آنے لگتی ہے تو عرب خلفشار کا شکار ہو جاتے یا کر دیئے جاتے ہیں۔ شاہ فیصل کی شہادت کے بعد یہ خلفشار دن بدن نمایاں نظر آ رہا ہے۔"

(ہفت روزہ اہلحدیث لاہور ۲۱ نومبر ۱۹۷۷ء صٓ۳)

الفرقان: واقعی عربوں کا باہمی خلفشار قابل افسوس ہے اور ان کی موجودہ زبوں حالی کا موجب ہے۔ اللھم ارحم امۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

۱۸۔ بیت اللہ سے روکے گئے مظلومین کے لئے تحفہ عید الاضحیٰ

جناب مولوی ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنی تقریر میں کہا کہ:۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی اور مدینے آپ تشریف لے

گئے تو مدینے کے مسلمانوں کو جن میں مہاجرین بھی شامل تھے اور انصار بھی شامل تھے۔ یہ بات سخت کھل رہی تھی کہ دشمنانِ اسلام نے ہمارے لئے خانہ کعبہ کا راستہ بھی بند کر دیا ہے ہم نہ عمرہ کر سکتے ہیں نہ حج کر سکتے ہیں...... فتح مکہ تک مسلمانوں کے لئے حج کا راستہ بند تھا۔ نہ عمرہ کے لئے جا سکتے تھے نہ حج کے لئے جا سکتے تھے نہ مکہ کی زیارت کر سکتے تھے اس زمانہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ عید الاضحی منانے کی ہدایت کی یعنی ٹھیک اس وقت جبکہ لوگ حج کر رہے ہوں اس وقت تم بھی ایک خدا کی عبادت کرو اور تم بھی وہ قربانیاں جو وہاں ہوتی ہیں وہ یہاں کرو تاکہ تمہیں یہ تسکین ہو کہ ہم اگر حج پر نہ جا سکے اور منیٰ میں قربانیاں نہ کر سکے تب بھی ہمیں یہ موقع نصیب ہو رہا ہے کہ ہم اس روز اللہ کی عبادت کریں اور اس روز اللہ کی راہ میں قربانی کریں۔ یہ ہے گویا اس نقصان کا بدل جو ان لوگوں کو پہنچ رہا ہے جنہیں حج یا عمرہ کے لئے جانے کا راستہ بند کر دیا گیا۔"

(چٹان ۲۹ دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۴)

الفرقان: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی اس تنگی کا دور آیا تھا کہ انہیں حج بیت اللہ سے سالہا سال کے لئے روک دیا گیا تھا اور اب اسی طرح جماعت احمدیہ کو ازراہِ ظلم حج بیت اللہ سے روکا جا رہا ہے۔ احمدیوں کے لئے مندرجہ بالا اقتباس میں بڑا سبق اور تسلی ہے ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یقین رکھتے ہیں:۔

ع إِنَّ الْبَلِيَّةَ لَا تَدُوْمُ وَتَذْهَبُ

۱۹۔ لفظ خاتم کے دو قابلِ توجہ استعمال

(۱) "عراق مشاہیر کے خاتم" کے زیرِ عنوان روزنامہ نوائے وقت لاہور میں حضرت الشیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا تذکرہ شائع ہوا ہے اس کا اقتباس ہے:۔

"اولیائے کبار، سید علماء، آئمہ دین، مورخین اسلام اور نامور یورپی ماہرین شرقیات نے حضرت شیخ الشیوخؒ کے فضائل کے بیان میں اتنا کچھ کہا اور لکھا ہے کہ اگر کتاب کی صورت میں اکٹھا کیا جائے تو کتنی جلدیں مرتب ہو جائیں اس مختصر مضمون میں آپ کے معاصرین میں سے چند اولیائے عظام کے ارشادات اور ملفوظات کی کچھ جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

غوث الاعظم حضرت محی الدین عبد القادر جیلانیؒ: اے عمرؓ! تم عراق کے مشاہیر کے خاتم ہو"

(نوائے وقت لاہور ۸ جنوری ۱۹۶۷ء)

(۲) شیعی رسالہ ماہنامہ معارفِ اسلام لاہور لکھتا ہے:۔

"انبیاء کرام علیہم السلام بڑے بڑے خاندانوں میں ذلیل کئے گئے اور اپنے اپنے مرتبے اور شان کے مطابق [illegible]"

(معارفِ اسلام جنوری ۱۹۶۶ء صـ۶) **الفرقان:** ہر دو اقتباس واضح ہیں۔ دونوں جگہ خاتم یعنی افضل، اعلیٰ اور جامع استعمال ہوا ہے پس خاتم الانبیاء کے معنے عیاں ہیں۔

منیٰ میں آتشزدگی کا افسوسناک حادثہ

امسال ایام حج میں منیٰ میں آگ لگنے سے حجاج کو کافی نقصان پہنچا۔ اس افسوسناک حادثہ کی تفصیل اخباری اطلاعات کے مطابق حسب ذیل ہے:۔ (۱) نوائے وقت لاہور ۱۶ دسمبر میں شائع ہوا کہ:۔

"ریاض ۱۵ دسمبر (اے پی) ریڈیو رپورٹ منیٰ میں حجاج کے کیمپوں میں آتشزدگی کے نتیجہ میں ۱۳۸ حجاج جاں بحق اور ۱۶۰ شدید مجروح ہوئے ہیں۔ حادثہ گیس کی ایک ٹینکی پھٹنے سے پیش آیا۔ اسٹینڈ کے پھٹتے ہی آگ کے شعلے آتشگیر بم کے ٹکڑوں کی طرح چاروں طرف پھیل گئے اور انہوں نے متعدد خیموں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔۔۔۔ مکہ معظمہ سے ۱۵ میل جنوب مشرق کی طرف حاجیوں کا خیموں کا شہر قائم تھا جس میں ۲۵ ہزار حاجی خیموں میں ٹھہرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔ اس آتش زدگی کی پہلی اطلاع تنزانیہ کی اطلاعات کے شعبے نے دارالعلوم سے نشر کی جس میں کہا گیا کہ مکہ معظمہ کا ہسپتال نعشوں سے بھر گیا جو اس بری طرح جلی ہوئی ہیں کہ ان کا پہچاننا ناممکن ہو گیا ہے۔ آگ لگاتار تین گھنٹے تک بھڑکتی رہی۔"

(۲) نوائے وقت ۱۷ دسمبر میں لکھا ہے:۔

"منیٰ ۱۷ دسمبر (اے پی) تین دن پہلے منیٰ کے میدان میں حجاج کے کیمپوں میں آتشزدگی کا ہولناک المیہ ہوا تھا اس میں زخمی ہونے والوں کی تعداد کئی ہزار ہے۔ جاں بحق ہونے والوں کی تعداد سعودی عرب کی وزارت حج کے مطابق ۱۳۸ بتائی گئی ہے۔"

(۳) ہفت روزہ الاسلام لاہور ۲۶ دسمبر ۱۹۷۵ء لکھتا ہے:۔

"جمعہ کے روز ۱۲ دسمبر کو مکہ مکرمہ سے تقریباً چھ میل دور وادیٔ منیٰ میں حاجیوں کے خیموں میں آتشزدگی کا المناک اور جانکاہ حادثہ پیش آیا۔ ایک محتاط اطلاع کے مطابق جاں بحق ہونے والے حجاج کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب اور زخمیوں کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ علاوہ ازیں قیمتی اشیاء نقدی سفری چیک اور ضروری دستاویزات کے نقصان کا ابھی تک اندازہ نہیں لگایا جا سکا۔ اس حادثہ میں مرنے والے حجاج کا تعلق ایران اور نائیجیریا سے تھا۔"

(۴) اخبار الاعتصام لکھتا ہے:۔

"منیٰ میں اس دفعہ خیموں کو آگ لگنے سے افسوسناک واقعہ بھی پیش آیا جس سے ہزاروں کی تعداد میں حاجیوں کے خیمے جل گئے۔ اللہ کی رحمت سے جانی نقصان بہت کم ہوا۔ ایک سو سے کچھ زائد اموات ہوئیں اور اتنی ہی تعداد میں حجاج زخمی ہوئے۔"

(الاعتصام لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء ص)

سورۃ اعراف ع ۴

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ

اے رسول! تو ان سے پوچھ کہ کس نے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے پیدا کردہ زینتوں کو اور پاکیزہ رزق

مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

کو حرام ٹھہرایا ہے؟ تو اعلان کر دے کہ یہ سب اشیاء اس ورلی زندگی میں ایمانداروں کی خاطر ہیں۔ اور

خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝

قیامت کے دن خالص انہی کے لئے ہونگی ہم علم والے لوگوں کے لئے اسی طرح تفصیل سے اپنے احکام بیان کرتے ہیں

تفسیر: اس رکوع سے پہلے ایک آیت میں یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا کا حکم دیا گیا ہے۔ عبادت کے وقت صاف ستھرا اور پاکیزہ لباس و مکان ہونا ضروری ہے۔ کھانے پینے کی ضرورتا پاکیزہ اشیاء کے استعمال کرنے کا ارشاد ہے۔ اب اس رکوع کی پہلی آیت میں ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ زینت والی چیزوں اور طیب و پاکیزہ ماکولات کے استعمال میں کوئی ہرج نہیں۔ یہ استعمال انسان کی روحانی پاکیزگی اور اس کی صحیح نشوونما میں کسی لحاظ سے مضر نہیں۔ چیزوں کی حلت و حرمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار ان کے مالک یعنی اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ اسی نے تو درحقیقت اس جہان کی سب پاکیزہ چیزیں مومنوں کی خاطر پیدا کی ہیں۔ دوسرے لوگ تو محض طفیلی طور پر ان سے استفادہ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آخرت میں سب اشیاء مومنوں کے لئے خالص ہوں گی پس طیب چیزوں کے استعمال کو منافیٔ روحانیت سمجھنا سراسر غلط ہے۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ

اے رسول! تو لوگوں کو بتا دے کہ میرے رب نے بے حیائی کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں کو نیز ہر قسم کے گناہ

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ

اور ناحق کی بغاوت کو حرام کیا ہے اور یہ بھی حرام کیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ ان وجودوں کو شریک ٹھہراؤ جن کے

سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ

بارے میں اس نے کوئی دلیل نازل نہیں کی۔ اور یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر وہ باتیں کہو جن کے بارے میں تمہیں علم نہیں ہے　ہر قوم اور امت کا

أَجَلٌ ۚ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً ۖ وَلَا

ایک وقت مقرر ہے جب ان کی اجل آجاتی ہے تو وہ ایک گھڑی بھی پیچھے ہٹ سکتے اور نہ آگے

يَسْتَقْدِمُونَ ۝ يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ

ہو سکتے　اے آدم زادو! اگر تمہارے پاس تم میں سے ہمارے رسول آئیں۔ میری

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

آیات تم پر پڑھیں تو یاد رکھو کہ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اور اصلاح کریں گے ان پر خوف نہ ہوگا

دوسری آیت میں محرمات کا ذکر فرمایا۔ فواحش یعنی بے حیائی کے کام خواہ ان کی بے حیائی ظاہراً نظر آتی ہو خواہ وہ پردہ میں ہو بہر حال حرام ہیں۔ قانونِ الٰہی کی ہر نافرمانی منع ہے اور نظامِ جماعت و نظامِ حکومت سے بغاوت جو ناجائز ہے منع ہے۔ شرک بھی حرام ہے اور خدا تعالیٰ کے متعلق بے علمی سے کوئی بات کرنا بھی بے عقلی کی بات ہے۔

تیسری آیت میں قوموں کے اقبال و تنزل کے قانون کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ اب آسمانی تقدیر کے مطابق نئی قوم کے ابھرنے کا وقت آگیا ہے اب اس تقدیر کو کوئی روک نہیں سکتا۔

چوتھی اور پانچویں آیت میں نبیوں کی بعثت جاریہ مستمرہ کا بیان ہے۔ نیز یہ کہ نبیوں کے ماننے والے کامیاب ہوتے ہیں اور تکذیب کرنے والے ناکام و نامراد رہتے ہیں۔ اس آیت سے انبیاء کا ہمیشہ آتے رہنا ثابت ہے۔

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۞ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْ

اور نہ وہ غمگین ہوں گے　جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کریں گے اور ان کے مقابلہ میں تکبر

عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۞ فَمَ

سے کام لیں گے　وہ آگ والے ہوں گے　اس میں لمبے عرصہ تک رہتے چلے جائیں گے　اس

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ

زیادہ کون ظالم ہوگا　جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹا افترا کیا یا اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا

اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُ

یہ وہ لوگ ہیں جن کو دنیا میں بھی کتاب الٰہی میں مقررہ سزا کا حصہ پہنچے گا　یہاں تک کہ جب ہمارے فرستا

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ

(فرشتے) ان کے پاس ان کی ارواح کو قبض کرنے کے لئے آئیں گے۔ تو ان سے کہیں گے کہ بتاؤ تمہارے وہ معبودان باطلہ کہاں

اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُو

جنہیں تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ وہ جواب دیں گے کہ وہ معبود تو ہم سے گم ہو گئے ہیں اس وقت وہ لوگ اپنے خلاف گواہی دیں گے ک

چھٹی آیت میں جھوٹے مدعی اور سچے کے مکذبین کی ناکامی کا تذکرہ ہے نیز ان کے گرفتارِ عذاب ہونے کا بیان ہے۔

ساتویں آیت اور آٹھویں آیت میں مکذبین کے جہنم میں داخل ہونے اور باہم لعن طعن کرنے اور ایک دو
کے خلاف بددعائیں کرنے کا ذکر ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم سب اپنے اپنے خیال میں جتنا عذاب تصور کرتے ہو اس سے بہر حال بڑھ کر تمہیں سز
مل رہی ہے۔ تمہارے اعمال اسی سزا کے مستوجب ہیں۔ یہ سزا تمہاری بداعمالیوں سے زیادہ نہیں ہے مگر تمہارے تصور سے بڑھ
کر ہے۔ آیت لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ کے یہی معنے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

عذاب دوزخ میں مبتلا مجرمین کی گفتگوؤں کا قرآن مجید میں کئی جگہ ذکر آیا ہے۔ اس رکوع میں بعد میں داخل ہونے

كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ

کافر تھے — اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم سے پہلے گزری ہوئی جنوں اور انسانوں کی امتوں میں تم بھی آگ میں

وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا

داخل ہو جاؤ — جب کبھی کوئی امت جہنم میں داخل ہوگی تو اپنی پہلی بہن امت پر لعنت کریگی۔ جب سب دوزخ

فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ

دوزخ میں اکٹھے ہو جائیں گے تو پچھلے گروہ پہلوں کے بارے میں کہیں گے کہ اے ہمارے رب ! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ

عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ؕ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَ

کیا تھا تو ان کو آگ کا دگنا عذاب دے — اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ سب کے لئے ہی (ان کے قصور کے لحاظ سے) دگنا عذاب ہے لیکن تمہیں علم

قَالَتْ اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ

نہیں ہے۔ دوزخیوں کی پہلی امتیں پیچھے آنے والوں سے کہیں گی تم کو ہم پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے تم بھی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ۝ ع ۴

اپنی کرتوتوں کے بدلہ میں عذاب چکھو !

والے مجرموں کی طرف سے پہلوں پر لعنت کی گئی ہے نیز ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دگنا عذاب دینے کی درخواست کی گئی ہے ان کا یہ خیال تھا کہ ان پہلوں کی وجہ سے ہم مستحق عذاب قرار پائے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے صحیح پیمانہ سے اولین و آخرین مجرموں کو ناپ کر انہیں مستحق عذاب قرار دیا ہے۔ اس کا قانون لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى جاری و ساری ہے۔ جنوں اور انسانوں کی سرکش امتوں سے مراد اصحاب اقتدار، متکبرین اور عامہ مکذبین ہیں۔ عربی زبان میں لفظ الجن کا اطلاق بڑے بڑے سرغنوں پر بھی ہوتا ہے۔

○

ناصرِ دیں

نتیجۂ فکر: محترم جناب ثاقب زیروی

لاکھ طوفان اُٹھیں لاکھ اندھیرے چھائیں
چاند پھر چاند ہے بے نُور نہیں ہو سکتا
جس کی راہوں میں ہوں اسلاف کی عظمت کے نشاں
وُہ شرافت سے کبھی دُور نہیں ہو سکتا

کون کہتا ہے کہ انسان ابھی زندہ نہیں
کون کہتا ہے وفا قصّۂ پارینہ ہے
کوئی آ کر مرے محبوب کو دیکھے تو سہی
جس کی اُلفت مرے افکار کا گنجینہ ہے

وُہ جو کھیتا رہا منجدھار میں کشتیٔ دیں
اُس کی ہمّت کو، تحمّل کو، عزیمت کو سلام
وُہ جو اللّٰہ کا پیارا ہے محمدؐ کا حبیب
اُس کی شوکت کو، تجمّل کو، محبت کو سلام

جب ہلاکت یہاں دیوانی ہوئی پھرتی تھی
نظر آتا تھا نہ تا حدِّ نظر سایۂ زیست
کوئی کیا جانے کہ اُن تپتے ہوئے لمحوں میں
کس طرح بانٹا ہے اس رُوح نے سرمایۂ زیست

در و دیوار پہ جب آگ برستی تھی یہاں
قتل و خونریزی سے ہر سمت قیامت تھی بپا
پی کے دُکھیاروں کے بہتے ہوئے آنسو ہنس کر
غم کے ماروں کو نیا حوصلہ کرتا ہے عطا

"ناصرِ دیں" تو ہے عزم و شجاعت کا پہاڑ
جس کا ہر سانس ہے تسخیرِ مصائب کا پیام
"قوم کیا چیز ہے قوموں کی امامت کیا ہے
اِس کو کیا سمجھیں یہ بیچارے دو رکعت کے امام"

ہو سکے تو جلوہ گاہِ آلِ سلمانی بھی دیکھ

محترم جناب عبد المنّان صاحب ناہید

دشتِ غربت میں مرے ذرّوں کی تابانی بھی دیکھ
اور وطن میں اپنے میرے حُسن کی ارزانی بھی دیکھ

اے ستم ایجاد اپنے ہر ستم کے باوجود
میری جمعیت بھی دیکھ اپنی پریشانی بھی دیکھ

آتشیں لمحوں کی بھٹی گو اذیت ناک تھی
اب ذرا لیکن مرے سونے کی تابانی بھی دیکھ

جو نکلتی ہے زمیں سے تُو نے وہ دولت تولی
آسماں سے جو اُترتی ہے وہ سلطانی بھی دیکھ

دیکھ میری آنکھ میں عین الیقیں حق الیقیں
اور اپنے دیدۂ حیراں کی حیرانی بھی دیکھ

کیسی کیسی ابنِ آدم کی ہوئی پردہ دری
بنتِ حوّا کی سرِ بازار عریانی بھی دیکھ

دیکھ دستوری مسلمانوں کی طرزِ کافری
اور اک کافر کا اندازِ مسلمانی بھی دیکھ

تُو نے ہر دربارِ شاہی کی جھلک تو دیکھ لی
ہو سکے تو جلوہ گاہِ آلِ سلمانی بھی دیکھ

○

ایک نہایت مبارک نعتیہ مجلسِ مشاعرہ کا انعقاد

مشاعروں کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا مشاعرہ ہے جس میں تمام شعراء کرام نے صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب اور کمالات عالیہ پر نعتیں پڑھی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری سے زیر نگرانی نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن مورخہ ۲۰ دسمبر ۷۵ء بروز ہفتہ مسجد اقصیٰ ربوہ میں ایک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے چالیس سے زائد شعراء کرام نے مختلف زبانوں میں نعتیہ کلام پیش فرمایا۔ بیشتر نظمیں اردو زبان میں تھیں اردو کے علاوہ عربی، فارسی، انگریزی، پنجابی، سواحیلی اور سرائیکی زبان میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اشعار پڑھے گئے۔ الحمد للہ کہ یہ چار گھنٹے کی مجلس نہایت پرکیف اور ایمان پرور تھی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے مختلف پہلو اشعار میں بیان ہو رہے تھے اور حاضرین درود وسلام ادا کرتے تھے۔

اس بابرکت اجلاس کی رپورٹ کا ابتدائی حصہ روزنامہ الفضل کے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے کہ:—

"ربوہ ۲۰ فتح ہش (مطابق ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء) بروز ہفتہ۔ آج بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ ربوہ میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک نہایت مبارک نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف دور و نزدیک کے مقامات کے کم و بیش چالیس احمدی شعراء نے شامل ہو کر اپنے آقا و مولا سیدنا حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور پنجابی زبانوں میں منظوم ہدیۂ عقیدت و محبت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تمام نعتیہ کلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ان عدیم المثال مناقب و کمالات کا مظہر تھا جو اس زمانہ میں بالعموم دنیا کی نظر سے اوجھل ہیں اور جنہیں خصوصیت کے ساتھ احمدیت کے علم کلام میں پیش کیا گیا ہے۔

مقامی احباب بھی نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس مبارک محفل میں شامل ہوئے۔ اوّل سے آخر تک یہ محفل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر (زیر لب) درود و سلام سے معمور رہی۔

مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا اس لئے وہ بھی برعایت پردہ اس مبارک محفل میں شامل ہوئیں گیارہ بجے شب یہ محفل دعا کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

اس مجلسِ مشاعرہ کی کارروائی سات بجے شب اردو اور فارسی کے نامور اور بلند پایہ شاعر محترم جناب

شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی زیرِ صدارت شروع ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم جناب نسیم سیفی صاحب نے ادا کئے جبکہ اس مشاعرہ کے سیکرٹری مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ اس نعتیہ مشاعرہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اس کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے قرآن پاک کی آیت اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب آیت ۵۷) تلاوت کرنے کے بعد مختصر طور پر بتایا کہ یہ مقدس مجلس سرورِ کائنات فخرِ موجودات سید الاولین و الآخرین حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مناقب و فضائل اور کمالاتِ عالیہ کے تذکرہ کے لئے منعقد ہو رہی ہے گویا یہ مجلس ایک معنی میں مندرجہ بالا قرآنی حکم کی تعمیل ہے جو حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ایک بہترین کام ہے اور عبادت کا رنگ رکھتا ہے۔

آپ نے مختصر طور پر بتایا کہ اس مبارک محفل کے انعقاد کی تجویز کس طرح ہوئی اور کس طرح اسے آج عملی جامہ پہنانے کی توفیق ملی۔ آخر میں آپ نے نصیحت فرمائی کہ اسے عام رنگ کا مشاعرہ نہ سمجھا جائے اور اس میں پورے وقار اور سکون کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے بیٹھنا چاہیئے۔

محترم مولوی ابوالعطاء صاحب کے اس خطاب کے بعد محترم صاحب صدر نے مختصر الفاظ میں دینی نظموں کو پڑھ کر سنانے اور انہیں سننے کے آداب پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سب سے پہلے بطور تبرک سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے اس فارسی نعتیہ کلام کے چند اشعار مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنائے جس کا ایک مشہور شعر یہ ہے:۔

؎ جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است　　　خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

اس کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے چند نعتیہ اشعار مکرم چوہدری احسان الرحمٰن صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ اور پھر شعراء کرام کا کلام پڑھا گیا۔"

(الفضل ۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء)

الفرقان کا نعتِ نبوی نمبر ۲

(۱) ماہ دسمبر ۱۹۷۵ء کا الفرقان نعتِ نبوی نمبر اول تھا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ مدحیہ اشعار یکجا جمع کر دیئے گئے ہیں جو آپؑ نے سرورِ کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں عربی، فارسی اور اردو میں تحریر فرمائے تھے۔

(۲) مؤرخہ ۲۰ دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں جو نعتیہ مشاعرہ منعقد ہوا تھا اور احمدی شعراء نے اپنی عقیدت و محبت کے پھول حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش فرمائے ان کا ایک مرقع الفرقان کا آئندہ شمارہ (فروری ۱۹۷۶ء) ہوگا۔ انشاء اللہ۔ قارئین کرام انتظار فرمائیں۔ (ادارہ)

کتابِ مقدس میں ردّ و بدل 8 ایک چیلنج

از محترم جناب شیخ عبد القادر صاحب لاہور

(۱)

مسیحی اشاعت خانہ فیروز پور روڈ لاہور کی طرف سے "ردّ و بدل" کے عنوان سے ایک پمفلٹ شائع ہوا ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ بائیبل بالکل محفوظ حالت میں اہلِ کتاب کے پاس موجود ہے۔ مسلمانوں کا یہ دعویٰ کہ وہ محرّف و مبدّل ہے! اس میں تغیّر و تبدّل ہو چکا ہے۔ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ اگر اس دعویٰ کو صحیح مان لیا جائے اور کتابِ مقدس کو ردّ و بدل مان لیا جائے تو کیا مناسب نہیں کہ کتابِ مقدس کا وہ اصلی قلمی نسخہ بھی دکھایا جائے تاکہ اس کا مقابلہ زمانۂ حال کی مروّجہ بائیبل سے کرکے ہم پر آشکارا ہو جائے کہ کن کن باتوں میں فرق آیا ہے۔

اہلِ اسلام کو بتانا ہوگا کہ:

وہ کون ہے جس نے کتابِ مقدس میں تحریف کی؟
تحریف کب ہوئی؟
کیوں ہوئی؟
کہاں ہوئی؟
کس طرح ہوئی؟

آخر میں انجیل مقدس کے متعلق لکھتے ہیں:-

"یہ وہ کتاب ہے جس کے تیرہ ہزار سے زیادہ مختلف نسخہ جات اور ترجمے دنیا کے مشہور عجائب خانوں میں اس وقت موجود ہیں۔ ان میں بعض دوسری تیسری صدی عیسوی کے بھی ہیں۔"

یہ سب نسخے ایک ہی انجیل کے ہیں۔ اگر یہ صحیح انجیل نہیں تو بتایئے اصل انجیل کہاں ہے؟

اگر کتابِ مقدس میں تحریف ہوئی ہے تو تاریخ اس بارہ میں خاموش کیوں ہے؟

"یہ تبدیلی کس نے کی، اور کب واقع ہوئی، کوئی انسان کیوں ایسا مکروہ کام کرے گا؟ وہ قلمی نسخہ جات کہاں ہیں جن سے مقابلہ کرکے مفروضہ تحریف معلوم ہوئی؟ پھر ایسا مشکل کام کس طرح کیا گیا؟"

پھر لکھتے ہیں کہ:-

"قرآن شریف نے بھی موجودہ بائیبل کے حوالے دیئے ہیں اور اسے صحیح قرار دیا ہے اس کے برعکس قرآن کا کوئی اولین نسخہ موجود نہیں۔ نسخۂ عثمانی کے سوا سب تلف کر دیئے گئے"

(۲)

ہم نے پوری دیانتداری سے ٹریکٹ کا خلاصہ اوپر

درج کر دیا ہے آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایک ایک بات کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ بحث کو مذہبی تعصب کا شکار نہ ہونے دیا جائے بلکہ خالص تحقیقی رنگ میں بحث ہو۔

بائبل پر ساری دنیا میں عظیم الشان تحقیقی کام ہو رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پرانے قلمی نسخے برابر دستیاب ہو رہے ہیں اب بحیرۂ میت کے غاروں سے جو نسخے ملے ہیں جنہیں صحائف قمران کہتے ہیں ان کے پیش نظر بائبل پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ یہ آثار قدیمہ کا [illegible] ہے۔ اس عظیم الشان کام کو جانبداری کی عینک سے اگر دیکھا جائے تو معاملہ دگرگوں ہو جاتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے عیسائی بھائی اسی نقطۂ نظر سے اس بحث کو آگے بڑھائیں گے۔ ہم ان کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں تحریری بحث کے لئے دعوتِ عام ہے۔

(۳)

بحث کو مختصر کرنے کے لئے سب سے پہلے ہم کیتھولک اور پراٹسٹنٹ بائبل کا موازنہ کریں گے۔

کیتھولک بائبل لاطینی نسخہ "وُلگیٹ" کا ترجمہ ہے اور پراٹسٹنٹ بائبل عبرانی اور یونانی متن کا ترجمہ ہے موخر الذکر ترجمہ میں پرانے نسخوں کی برآمدگی کے پیش نظر برابر ترمیم ہو رہی ہے۔ کیتھولک بائبل وہی ہے جو آج سے ایک ہزار سال پہلے تھی۔ پراٹسٹنٹ بڑے کھلے دل سے ترمیمات کو قبول کر رہے ہیں۔ بحیثیت امر واقعہ ہم صرف نئے عہد نامہ کو موضوعِ سخن بنائیں گے۔

پہلے بائبل کے مشہور تراجم پر ایک نظر ڈال لیجئے۔

- ۱۶۱۱ء میں بائبل کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا جس کا نام Authorised Version ہے
- ۱۸۸۱-۸۵ء میں Revised version اشاعت پذیر ہوا۔
- ۱۹۰۱ء میں امریکی علماء نے American Standard Version شائع کیا۔
- ۱۹۴۶-۵۲ء میں مرکزہ پراٹسٹنٹ چرچ نے بائبل کا Revised Standard version دنیا کے سامنے پیش کیا۔
- ۱۹۶۱-۷۰ء میں "نیو انگلش بائبل" اشاعت پذیر ہوئی۔

اس عظیم الشان کام کو دنیا کی گیارہ کلیساؤں کے نمائندگان نے پایۂ تکمیل پہنچایا۔ انگلینڈ اسکاٹ لینڈ کے رومن کیتھولک چرچ کے نمائندے بطور مبصر شریک ہوئے۔

اب کیتھولک چرچ نے بھی بائبل کا ترمیم شدہ ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ گزشتہ ایک صدی سے بائبل میں ترمیم کا کام جاری ہے۔ ترمیم کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس دوران پرانے نسخے دستیاب ہوئے جن سے مقابلہ کے بعد معلوم ہوا کہ نئے عہد نامہ میں تقریباً ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات الحاقی ہیں۔ حواشی پر نوٹ موجود ہیں کہ مستند نسخوں میں اختلاف ہے۔ یہ آیات بعض نسخوں میں ہیں بعض میں نہیں ہیں چونکہ قدیم ترین نسخوں میں ناپید ہیں اس لئے اب ہم انہیں متن کا حصہ نہیں سمجھتے۔ خارج کر رہے ہیں۔ حد یہ ہے کہ اب کیتھولک بائبل کے ترمیم شدہ ایڈیشن میں بھی انجیل میں تغیر و تبدل کے متعلق نوٹ موجود ہیں۔ یہ سلسلہ بند نہیں ہوا جاری ہے۔ اب پرانے عہد نامے میں صحائف قمران کے پیش نظر

ترمیم کا کام ہو رہا ہے۔ بائبل کے اس پس منظر کے بعد ترمیمات کی بعض مثالیں پیش ہیں۔

تثلیث فی التوحید

عیسائیت کے علم کلام میں اہم ترین مسئلہ "تین ایک اور ایک تین" کا ہے یعنی باپ، بیٹا، روح القدس، یہ تین الگ الگ خدا بھی ہیں اور مل کر بھی۔ اس عقیدہ کو تثلیث فی التوحید کہتے ہیں۔ نئے عہدنامہ میں اس عقیدہ کے اظہار کے لئے صرف ایک آیت تھی اور وہ یوحنا کے خط اوّل میں ہے (یوحنا اول ۵/۷) آج یہ آیت کیتھولک بائبل میں بعینہٖ شامل ہے چونکہ پرانے نسخوں میں یہ آیت ناپید ہے۔ پراٹسٹنٹ علماء کو جب پتہ لگا کہ یہ آیت متن کا حصہ نہیں ہے تو انہوں نے کمال جرأت اور بڑی دیانت داری سے کام لیتے ہوئے اس آیت کو اپنی بائبل سے نکال دیا اور یہ بھی ثابت کیا کہ چودھویں صدی سے پہلے کے نسخوں میں یہ آیت نظر نہیں آتی اسے کسی اسقفِ اعظم نے متن میں دھکیل دیا۔ سوسائٹی آف سینٹ پال روما نے ۱۹۵۸ء میں بائبل کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس میں صرف اتنا احسان فرمایا ہے کہ اس محرفہ عبارت کو بریکٹ میں کر دیا ہے۔ حال ہی میں کیتھولک بائبل کا ترمیم شدہ ایڈیشن شائع ہوا ہے اس میں بھی تسلیم کیا گیا کہ یہ آیت پرانے نسخوں میں نہیں ہے لیکن کلیسیائی روایت نے اسے صحیح مانا ہے۔

الوہیتِ مسیحؑ

دوسرا بڑا عقیدہ الوہیت مسیحؑ کا ہے۔ کیتھولک بائبل میں کئی جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے "خدا" کا لفظ آیا ہے۔ پراٹسٹنٹ علماء نے جب پرانے نسخوں سے مقابلہ کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ضمیر کو پھیرنے کی غلطی ہے۔ دراصل اللہ تعالیٰ کے لئے "خدا" کا لفظ ہے۔ نہ کہ "بیٹے" کے لئے۔ انہوں نے اپنی بائبل میں ضمائر کو درست کر لیا ہے۔ پراٹسٹنٹ بائبل میں پولوس کے خطوط اور دوسرے خطوط میں کسی جگہ حضرت مسیح علیہ السلام کو "خدا" نہیں کہا گیا لیکن کیتھولک بائبل میں بدستور خدا کی ضمیر حضرت مسیحؑ کی طرف پھیری گئی۔ یہ کتنا بڑا فرق ہے جو کہ قابلِ غور و فکر ہے

مثلاً کیتھولک بائبل میں رومیوں ۹/۵ میں ہے:-

"المسیح ...... سب کے اوپر ابد تک
خدائے محمود ہے۔"

(اردو ترجمہ روما ۱۹۵۸)

نیو انگلش بائبل میں ہے:-

"May God, supreme above all, be blessed for ever."

اللہ تعالیٰ ارفع و اعلیٰ ابد تک خدائے محمود ہے۔

کلمہ خدا ہے

انجیل یوحنا کے شروع میں حضرت مسیح علیہ السلام کو "کلام" کہا گیا اور لکھا ہے کہ "کلام خدا ہے۔" یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ پراٹسٹنٹ علماء نے اسے ترمیم کر لیا ہے نیو انگلش بائبل کا نیا عہدنامہ ۱۹۶۱ء میں شائع ہوا اس کے ترجمہ میں تبدیلی کر لی گئی۔ لیکن کیتھولک بائبل میں پرانا ترجمہ بدستور چلا آتا ہے۔

کیا حضرت مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے؟

ایک اہم عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ اناجیل اربعہ میں اس واقعہ کا ذکر صرف دو جگہ ہے (۱) انجیل مرقس کے آخری حصہ و رتا پر (۲) لوقا کی آخری آیات میں۔

قارئین حیران ہوں گے کہ یہ بیانات سراسر الحاقی ہیں پرانے اور مستند نسخوں میں مرقس کی آخری بارہ آیات ناپید ہیں۔ لوقا کے آخر میں آسمان پر جانے کا ذکر نہیں ہے۔ پراٹسٹنٹ علماء نے یہ آیت متن سے خارج کر دی ہے اور حاشیہ پر "الحاقی آیات" باریک ٹائپ میں درج کرتے ہوئے یہ نوٹ دیا ہے کہ یہ بیانات قدیم ترین مستند نسخوں میں نہیں ہیں۔ آرمینیا سے ملنے والے ایک پرانے نسخہ سے یہ پتہ لگا ہے کہ انجیل مرقس کی آخری بارہ آیات "پرسبٹیر ارسٹن" نے بڑھائی ہیں اس عیسائی بزرگ کا زمانہ دوسری صدی عیسوی ہے۔

(۴)

فی الحال میں صرف ان مثالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ آثار قدیمہ سے جیسے جیسے پرانے نسخے مل رہے ہیں نئے نئے مزید الحاقات کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ ایک ہزار الفاظ پر مشتمل آیات الحاقی ثابت ہو چکی ہیں۔ مسیحی کتب خانہ والے ان مثالوں پر غور کریں۔ قرآن کریم کا وہ فکر نہ کریں۔ اس آسمانی کتاب کو کسی پرانے نسخہ کی حاجت نہیں۔ روح الامین نے قرآن کریم کو سب سے پہلے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کروایا۔ آپ حافظ اوّل تھے اس کے بعد قرن اوّل سے لے کر آج تک لاکھوں حفاظ کے سینے میں قرآن کا نقطہ نقطہ محفوظ ہے اسے نہ کبھی پرانے نسخوں کی ضرورت ہوئی تھی اور نہ قیامت تک ہوگی۔

یہاں یہ بتانا بھی مناسب ہوگا کہ قرآن حکیم نے بائبل کے الہامی حصہ کی تصدیق کی ہے اس کے لئے نَصِیْبًا مِّنَ الْکِتٰبِ کے الفاظ آئے ہیں۔ الحاقی حصہ کی تصدیق نہیں کی۔ یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ سے یہ امر واضح ہے۔

یہی موقف سیدنا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا تھا۔ وہ تورات کے الہامی حصہ کے مصدق تھے اس کا واضح ثبوت آثار سے مل چکا ہے۔ یہ حوالہ لندن کے رسالہ "ٹائمز لٹریری سپلیمنٹ" ۲۲ مارچ ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں شائع ہو چکا ہے تفصیل یہ ہے۔

دوسری صدی کی ایک دستاویز CLEMENTINE HOMILIES عبرانی نسل کے ابتدائی نصاریٰ کے خیالات کی آئینہ دار ہے اس کتاب میں لکھا ہے کہ مقدس پطرس نے کہا:۔

"تورات کے وہ حصے جن میں انبیاء پر اتہامات ہیں یا صفات باری تعالیٰ کے خلاف باتیں درج ہیں وہ سراسر الحاقی ہیں۔ الہام الٰہی میں گویا ابطالات کا پیوند لگا ہوا ہے۔"

پھر لکھا ہے:۔

"الحاقی عبارتوں کو جانچنے کا معیار اور کسوٹی صرف خدا تعالیٰ کے سچے نبی یسوع کے ماننے والوں کے پاس ہے۔ وہی یہ بصیرت اور تمیز رکھتے ہیں کہ سچا حصہ کونسا ہے؟"

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے ساری تورات کی تصدیق نہیں کی بلکہ حقیقی تورات کے وہ مصدق تھے اسی طرح قرآن حکیم نے تورات و انجیل کے حقیقی حصہ کو صحیح قرار دیا ہے۔

جماعت احمدیہ کے شائع کردہ ترجمہ قرآن پر مجلۃ الازہر کا تبصرہ

"یہ ترجمہ جملہ تراجم سے بہترین ہے اور علمی خصوصیت کا حامل ہے"

(از قلم محترم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

یہ انتہائی مقام مسرت ہے کہ ازہر یونیورسٹی کے ماہنامہ رسالہ "مجلۃ الازہر" نے ہمارے جرمن ترجمہ قرآن مجید پر طویل تبصرہ کیا ہے اور اسلام کی اس عظیم خدمت پر خراج تحسین پیش کیا ہے چنانچہ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ماضی ڈائرکٹر ریسرچ اسلامی انسٹیٹیوٹ نے اس ترجمہ قرآن مجید پر ذیل کا تبصرہ کیا ہے:-

"هذه الترجمة او هذا الكتاب يحتوى على مقدمة مفصلة وعلى ترجمة معانى القرآن باللغة الالمانية، والمقدمة كتبها رئيس الطائفة الاحمدية الحالى حضرة مرزا بشير الدين محمود احمد۔ اما الترجمة نفسها فقد اختبرتها فى مواضع مختلفة وفى كثير من الآيات فى مختلف السور، فوجدتها من خير الترجمات التى ظهرت للقرآن الكريم، فى اسلوب دقيق محتاط، ومحاولة بارعة لأداء المعنى، الذى يدل عليه التعبير العربي المنزل لآيات القرآن الكريم، وقد نبه المترجم الى انه ليس فى الاستطاعة نقل ما يؤديه الأسلوب العربي المحكم، من الروعة البلاغية وسمات الإعجاز التى هى من خصائص القرآن الى لغة أخرى، فهى خصائص انفرد بها كتاب الله المنزل فى اسلوبه العربي، الذى نزل به من عند الله على نبيه المرسل والذى لا تبديل فيه ولا تحريف فهو يمثل كلام الله فى معناه وفى مبناه، ولهذا فمن باب الاحتياط جعل النص العربي بجوار الترجمة الالمانية، حتى يستطيع القارئ ان يقارن ويختار بنفسه المعنى الذى تطمئن نفسه الى صحته، وعلى وجه الخصوص اختبرت ترجمة الآيات التى بالقتال والجهاد فى سبيل الله، بحثاً عما عساه يكون قد ضمن الترجمة مما يتصل بما يراه الاحمدية

فی الجهاد ، ويخالفون به جماعة المسلمين حيث انهم يقولون : " ان الجهاد يجب ألا يقوم على امتشاق الحسام ، بل يجب ان يقوم على وسائل سلمية .... اختبرت ترجمة هذه الآيات المشار اليها ، فوجدتها سليمة لاتتضمن أدنى الإشارات الى هذا الذى كنت اخشى ان تتضمنه "

دیباچہ قرآن کریم پر خراجِ تحسین

" وفى المقدمة اورد كاتبها بحوثا اسلامية فلسفية قيمة ، وقسمها الى قسمين تحدث فى القسم الأول منهما عن حاجة البشرية التى اقتضت نزول القرآن ، وبين ان الاسلام كان من تعاليمه وحدة الإله ، فكان من عوامل توحيد البشرية ، فذكر انه لما ارتقت البشرية وأصبح الناس على اتصال يكونون جماعة واحدة ، اصبحوا فى حاجة الى تعاليم سماوية شاملة ، تشمل الناس جميعا وتصلح لهم فى كل زمان ومكان ، وتدلهم على قدرة الله وعظمة رب الناس كافة ، فكان القرآن هو الذى أدى تلك الرسالة جميعها ، كما تحدث عن كتاب العهد القديم (التوراة) وكتاب العهد الجديد (الانجيل) ، وبين انه نالهما التحريف والتبديل فأصبحا معه لايمثلان كتب الله المنزلة ، وذكر لبعض المتناقضات فيهما ولبعض المبادى التى تخالف العقل .... كما تحدث عما ورد فى التوراة والانجيل من التبشير بظهور النبى محمد صلى الله عليه وسلم ، الى غير ذلك مما أورده صاحب المقدمة فى القسم الأول -

وفى القسم الثانى من المقدمة كان الحديث عن بناء القرآن فذكر المؤلف ما سبق أن تعرض له ، من بيان ان القرآن هو الكتاب المقدس الذى يمثل كلام الله المنزل ، والذى حفظه الله من كل تحريف وتبديل ، وتحدث فى هذا العدد عن المحافظة على القرآن بكل الوسائل المختلفة فى عهد الرسول من كتابة الوحى وتقييده ، ومن وعى الحفاظ له ، وتحدث كذلك عن ترتيب الآيات والسور ، مبينا ان ذلك كان بوحى من الله نزل على نبيه ، وتابع الحديث عن الامور الآتية "

مقدمہ قرآن کے مضامین : (۱) بعض النبوات المصدقة التى وردت فى القرآن . (۲) تشخيص

تعاليم القرآن (۳) العقيدة عن الله الحي (۴) الانبياء والملائكة والشيطان وذكرها في القرآن (۵) الخير والشر في القرآن (۶) الروح في القرآن (۷) المعجزات النبوية في القرآن (۸) الصلاة ومساجد الإسلام (۹) الصيام والحج (۱۰) الزكاة والصدقة (۱۱) الحقوق والواجبات الاجتماعية (۱۲) النظام الاقتصادي (۱۳) حقوق المرأة (۱۴) مسألة الرق (۱۵) النفس الانسانية او الروح (۱۶) طريق القرآن المرسوم لتكوين الحياة الروحية (۱۷) طبيعة الإله - (۱۸) الله رب الشعوب جميعها (۱۹) الله هو علة العلل في الوجود (۲۰) صفات الإله وبيان انه لا تناقض بينها (۲۱) اسماء الله الحسنى (۲۲) الانسان كنقطة ارتكاز للحياة (۲۳) الغرض من خلق الانسان - (۲۴) قانون الطبيعة وقانون التشريع (۲۵) القانون الخلقي والقانون الاجتماعي (۲۶) القرآن هو الكتاب المقدس الكامل (۲۷) الحياة بعد الموت.......... الى غير ذلك من البحوث الدينية ......)

فاننا نجد ان المقدمة بقسميها اشتملت في الجملة على بحوث اسلامية رائعة ولقدت صورة من الافكار والتعاليم الاسلامية المتعلقة بالقرآن، في ثوب واطار اسلامي الى اللغة الالمانية۔"

(مجلة الازهر - فروری ۱۹۵۹ء)

ترجمہ: یہ ترجمہ یا یہ کتاب ایک مفصل دیباچہ اور قرآن شریف کے جرمن زبان میں ترجمہ پر مشتمل ہے۔ دیباچہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد نے تحریر کیا ہے جہاں تک نفس ترجمہ کا تعلق ہے ہم نے مختلف مقامات میں مختلف سورتوں کی متعدد قرآنی آیات کا ترجمہ بنظر غائر دیکھا ہے ہم نے اس ترجمہ کو تمام تراجم سے جو منصہ شہود پر آچکے ہیں بہترین ترجمہ پایا۔ ترجمہ کا انداز باریک بینی اور علمی احتیاط کو لئے ہوئے ہے اور معانی کو بیان کرنے کے لئے انتہائی کمال کی کوشش کی گئی ہے تاکہ نازل شدہ قرآنی آیات کی قواعد عربیہ کے مطابق ترجمانی ہو سکے۔

مترجم نے اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ امر استطاعت سے بالا ہے کہ عربی کے اعلیٰ اسلوب اور قرآن کی شاندار بلاغت اور اعجاز جیسی خصوصیات کو دوسری زبان میں منتقل کرتے ہوئے برقرار رکھا جا سکے۔ یہ خصوصیت صرف اس عربی اسلوب میں ہی پائی جاتی ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے رسول نبی پر نازل کیا جس میں کسی قسم کی تبدیلی اور تحریف نہیں ہو سکتی اور وہی اسلوب لفظاً اور معناً کلام اللہ کی نمائندگی کرتا ہے اس لئے احتیاط کے طور پر ترجمہ کے ساتھ ساتھ اس کا عربی متن بھی شائع کیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والا موازنہ کر سکے اور وہ ان معانی کو اختیار کرے جو اسے صحیح معلوم ہوں اور جس سے اس کا نفس مطمئن ہو۔

میں نے بالخصوص ان آیات کے ترجمہ کو غور و فکر سے دیکھا ہے جن کا تعلق جہاد اور جنگ کے متعلق ہے اس خیال سے کہ ہو سکتا ہے کہ ترجمہ کرتے وقت احمدیت کے جہاد سے متعلق مخصوص نظریہ کا اظہار کیا گیا ہو کیونکہ مسلمانوں کے نظریہ کے خلاف احمدیوں کا خیال ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ تلوار ہی سے جہاد کیا جائے بلکہ ضروری ہے کہ جہاد پر امن ذرائع سے کیا جائے۔ میں نے اس مضمون کی آیات کو بغور پڑھا چنانچہ ان آیات کے ترجمہ میں اس نظریہ کا جس کا مجھے اندیشہ تھا معمولی اشارہ بھی نہ تھا۔

اس دیباچہ میں مصنف نے کئی اہم اور فلسفیانہ اسلامی مضامین کا ذکر کیا ہے اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے پہلے حصہ میں انسانی ضرورت کا ذکر کیا ہے جو نزول قرآن کا تقاضا کرتی تھی اور یہ بیان کیا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت ہے اور یہ امر انسانیت کی وحدانیت کا باعث ہے۔

چنانچہ مصنف نے اس امر کا ذکر کیا ہے کہ جب انسانیت نے ترقی کی اور لوگ بوجہ اتصال کے ایک جماعت کی حیثیت اختیار کر گئے تو ان کو کامل آسمانی تعلیم کی ضرورت محسوس ہوئی جس کا تعلق تمام لوگوں کی شمولیت سے ہو اور جو ان کے لئے ہر زمانہ اور ہر مقام میں مناسب ہو اور وہ تعلیم ان کو قدرت ربانی اور ساری مخلوق کے رب کی عظمت بتلائے۔ چنانچہ قرآن ہی صرف وہ تعلیم کتاب ہے جس نے یہ سارا انجام سرانجام دیا ہے۔ دیباچہ کے مصنف نے عہد قدیم تورات اور عہد جدید انجیل کے متعلق بھی ذکر کیا ہے کہ ان دونوں میں تحریف و تبدیلی ہو چکی ہے۔ اس وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتابوں کے زمرہ میں شامل نہیں ہیں مصنف نے تورات اور انجیل کے تناقض کو بھی تحریر کیا ہے اور اس کی تعلیم کے بعض خلاف عقل امور بھی درج کئے ہیں۔ مصنف نے نبی اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے متعلق تورات اور انجیل کی بشارات کا بھی ذکر کیا ہے اس کے علاوہ اسی قسم کے دوسرے امور دیباچہ کے پہلے حصہ میں شامل ہیں۔ دیباچہ کے دوسرے حصہ میں مؤلف نے قرآن کریم کی بنیادی امر کے متعلق بحث کی ہے کہ قرآن وہ مقدس کتاب ہے جو خدا کا کلام ہے اور جس کی حفاظت ہر تحریف اور تبدیلی سے کی ہے اور ان مختلف ذرائع کا اظہار کیا ہے جو حفاظت قرآن کے لئے عہد نبوی ہی میں بروئے کار لائے گئے جیسے کتابت وحی اور حفاظ کا اس کو زبانی یاد کرنا نیز قرآن مجید کی ترتیب سور و آیات خدا تعالیٰ کی نبی اکرم پر نازل شدہ وحی کے مطابق ہیں اور اس کے تسلسل میں مندرجہ ذیل امور سے متعلق بیان کیا گیا ہے:-

(۱) بعض قرآنی پیشگوئیوں کے ظہور کی خبر (۲) قرآنی تعلیمات کی حکمت (۳) زندہ خدا کا عقیدہ (۴) انبیاء - ملائکہ اور شیطان کے متعلق قرآن کریم کا نظریہ (۵) خیر و شر کے متعلق قرآن کریم کا بیان (۶) روح کے متعلق قرآنی نظریہ (۷) قرآن مجید میں معجزات نبویہ کا ذکر (۸) نماز اور اسلامی مساجد (۹) روزے اور حج (۱۰) زکوٰۃ اور صدقہ (۱۱) حقیقی اور اجتماعی فرائض (۱۲) اقتصادی نظام (۱۳) عورت کے حقوق (۱۴) مسئلہ غلامی (۱۵) نفس انسانی یا روح (۱۶) روحانی زندگی پیدا کرنے کے لئے قرآن کریم کا پیش کردہ طریقہ (۱۷) ہستی باری تعالیٰ (۱۸) خدا تعالیٰ تمام دنیا کا رب ہے (۱۹) خدا تعالیٰ علت العلل ہے (۲۰) صفات الٰہیہ خدا کی صفات باہم متناقض نہیں ہیں (۲۱) خدا تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ (۲۲) انسان کا وجود زندگی کیلئے بطور نقطہ مرکزی (۲۳) انسانی پیدائش کی غرض (۲۴) قانون قدرت اور قانون شریعت (۲۵) قانون اخلاقی اور قانون اجتماعی (۲۶) صرف قرآن ہی مقدس کامل کتاب ہے (۲۷) حیات بعد الموت کا نظریہ۔ اس کے علاوہ اور بہت سے مذہبی مسائل کا ذکر ہے ..... یہ دیباچہ اپنے دونوں حصوں میں [illegible] اسلامی تعلیمات و افکار کو جرمن زبان میں اسلامی انداز اور دائرہ میں پیش کیا گیا ہے

جماعت احمدیہ کا کامیاب ترین جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء

ملکی اخبارات میں ۸۳ ویں سالانہ جلسہ کی خبریں

مرتبہ: جناب مولانا محمد صدیق صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم راولپنڈی

مجموعۂ نشانات جلسہ

جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ جلسہ اس لحاظ سے مجموعۂ نشانات ہے کہ آج سے قریباً ۹۳ سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو انتہائی گمنامی اور بے کسی کے زمانہ میں یہ خبر دی تھی:

"فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ۔" (براہین احمدیہ)

کہ اب وقت آگیا ہے کہ تیری مدد کی جائے اور لوگوں میں تجھے شہرت دی جائے۔

آپ کو ۹۳ سال قبل یہ عظیم خبر بھی دی گئی:-

"یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔"

یعنی لوگ دور دراز علاقوں سے تیرے پاس عقیدت و اخلاص سے بکثرت آئیں گے اور تحائف لے کر آئیں گے

اور آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عظیم خبر بھی دی گئی کہ:-

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اور آپ کو جلسہ سالانہ کے بارے میں یہ خبر بھی دی گئی کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے مختلف قومیں تیار کی ہیں جو اس میں آکر شامل ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مذکورہ بالا غیب کی خبریں جب ظاہر کی گئی تھیں اس وقت ان کے پورا ہونے کے متعلق کوئی دنیا دارانہ نگاہ رکھنے والا انسان خیال بھی نہیں کر سکتا تھا کہ بظاہر چاروں ، ہندوؤں اور مسلمانوں کی طرف سے شدید ترین مخالفت کے باوجود آپ کو دنیا میں نیک شہرت حاصل ہوگی اور زمین کے کناروں تک آپ کی تبلیغ پہنچے گی اور دنیا بھر میں آپ کا پیغام پہنچ کر مقبول ہوگا۔ اور پیشگوئی کے مطابق دور دراز علاقوں سے لوگ عقیدت و اخلاص سے آپ کے پاس بکثرت آئیں گے مگر عالم الغیب اور قادر و توانا خدا نے آپ پر جو عظیم خبریں اور پیشگوئیاں ظاہر فرمائی تھیں انہیں حرف بحرف نہایت

کے باوجود پورا کر دکھایا

امسال ۱۲ بیرونی ممالک سے احمدی وفود نے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان احمدی وفود میں سے سب سے بڑا وفد امریکہ سے شریک ہوا جس میں ۳۴ پاکباز نفوس شامل

امسال بھی گزشتہ سالوں کی طرح جلسہ سالانہ کی خبریں شدید رکاوٹوں کے باوجود عصر حاضر کے نہایت بہتر ذرائع مواصلات ٹیلیفون اور TALEX SYSTEM پر پریس ٹیلیگرامز کی صورت میں چند ساعتوں میں ملک بھر میں اور خبر رساں ایجنسیوں کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل گئیں اور ملک کے اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ اس طرح اخبارات میں شائع شدہ خبروں کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں افراد تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچ گیا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

کوئی مخالف احمدیت کہہ سکتا ہے کہ جماعت کا سالانہ جلسہ کیوں کر خدا تعالیٰ کا عظیم نشان بلکہ مجموعہ نشانات ہے جبکہ آئے دن مختلف شہروں اور ممالک میں بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کی خبریں بھی نمایاں طور پر شائع ہوتی ہیں؟ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جماعت احمدیہ کے سالانہ روحانی جلسہ کے علاوہ دیگر جلسوں میں سے کوئی جلسہ ایسا نہیں جس کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے ۸۴ سال قبل یہ پیشگوئی کی گئی ہو کہ یہ جلسہ کامیاب ہوگا اور بکثرت اور دور دراز علاقوں اور ممالک سے لوگ آکر اس میں شامل ہوں گے اور پھر ایسی الٰہی پیشگوئی پوری بھی ہوئی ہو۔

چند رکاوٹوں کا ذکر

جلسہ سالانہ کے انعقاد میں جو رکاوٹیں ڈالی گئیں جو ہدایات دی گئیں ان کی تفصیل تو بہت لمبی ہے، مختصراً چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے:-

(۱) ریلوے کی انتظامیہ جہاں پہلے سالوں میں (دیگر بڑے اجتماعوں کی طرح) ربوہ کے جلسہ کے زائرین کے لئے سپیشل گاڑیاں چلانے کا اہتمام کرتی رہی ہے اس نے اس دفعہ کوئی سپیشل گاڑی نہیں چلائی۔

(۲) ربوہ جلسہ پر آنے والے زائرین کے لئے بعض گاڑیوں کے ساتھ چند ایک زائد بوگیاں لگائے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا اور جس کی منظوری کی اطلاع بھی جماعت کو دی گئی تھی مگر آخری وقت یہ بوگیاں نہیں لگائی گئیں جس سے ہزاروں زائرین کو سخت تکلیف پہنچی۔

(۳) ربوہ میں جلسہ کے زائرین جو سالہا سال سے ربوہ کے سکولوں اور کالجوں میں آکر قیام کرتے رہے جن کی تعمیر پر پانچ کروڑ روپے سے زائد کے اخراجات جماعت نے برداشت کئے۔ ان سکولوں اور کالجوں کے قومیائے جانے کے بعد اس سال حکام کی طرف سے یہ بھی کہا گیا کہ ان عمارات کو مہمانوں کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اس ناروا حکم کو بالآخر سمجھانے پر واپس لے لیا گیا۔

(۴) جلسہ سالانہ جیسے اہم موقعہ پر ربوہ میں ٹیلی پرنٹر کا انتظام نہیں کیا گیا۔

(۵) اخبارات کو ہمارے جلسہ سالانہ کی خبروں کی اشاعت سے منع کیا گیا اور طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالی گئیں۔

ہاں بحمد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملکی اخبارات میں بھی جلسہ سالانہ کی خبریں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ!

اس تمہید کے بعد قارئین کرام کی دلچسپی اور تاریخی ریکارڈ کے لئے ملکی اخبارات میں سے جلسہ سالانہ کے بارے میں شائع شدہ خبریں انہی کے الفاظ میں پیش کی جاتی ہیں:-

(۱)

"غیر ملکی قادیانی وفود ربوہ پہنچ گئے

ربوہ ۲۳ دسمبر - قادیانیوں کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے گھانا، یوگنڈا، سیرالیون، ڈنمارک، جرمنی، اور برطانیہ سے وفود یہاں پہنچ گئے۔ امریکہ، انڈونیشیا، ملائشیا اور شام سے قادیانی وفود پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ عالمی عدالت انصاف کے سابق جج چوہدری ظفر اللہ خان بھی سہ روزہ اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں جو ۲۶ دسمبر کو شروع ہو رہا ہے۔"

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۲)

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

لاہور ۲۴ دسمبر - جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے انگلینڈ، جرمنی، سیلون اور امریکہ کے وفود یہاں پہنچ گئے ہیں۔ تین روزہ جلسہ میں جو ۲۶ دسمبر سے ربوہ میں شروع ہو رہا ہے دنیا کی پچاس زبانوں میں تقاریر ہونگی۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۳)

"احمدیوں کا سالانہ اجتماع

لائلپور ۱۲ دسمبر (ب ر) جماعت احمدیہ کا ۸۳ واں سالانہ اجلاس ۲۶ دسمبر سے ربوہ میں شروع ہو رہا ہے۔ اس میں ایک لاکھ سے زائد ملکی اور غیر ملکی احمدی شرکت کریں گے"

(روزنامہ وفاق لائلپور ۲۲ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۴)

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

ربوہ ۸ دسمبر - جماعت احمدیہ کا ۸۳ واں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ افتتاحی خطاب فرمائیں گے۔ جماعت احمدیہ کے ممتاز علماء اسلامی تعلیمات، سیرت سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور فضائل قرآنیہ کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے۔

جماعت کے سالانہ جلسہ میں پاکستانی احمدیوں کے علاوہ انڈونیشیا، سیرالیون، گھانا، نائجیریا، امریکہ، انگلستان، جرمنی، سویڈن کے غیر ملکی وفود بھی کثرت سے شرکت کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ایک لاکھ سے زائد افراد کی شمولیت کی توقع ہے [illegible]

قیام وطعام کا تمام انتظام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کریگی۔"

(روزنامہ سیاست لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۵)

"ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ غیر ملکی وفود ربوہ پہنچ گئے۔

ربوہ ۲۲ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے انگلینڈ، جرمنی، سیلون، ماریشس، اور امریکہ کے وفود آج یہاں پہنچ گئے ہیں جماعت کے سالانہ جلسہ میں مختلف ممالک سے کثرت سے وفود شرکت کر رہے ہیں۔ جماعت کا سالانہ جلسہ ربوہ میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا۔"

(سیاست لاہور - ۲۴ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۶)

"جماعت احمدیہ کے ۸۳ ویں سالانہ اجتماع میں ملک کی گیارہ سو جماعتوں کے ایک لاکھ سے زائد احمدی شریک ہوں گے، جلسہ کے انتظامات مکمل ہو گئے۔

لاہور ۲۳ دسمبر (سٹاف رپورٹر) جماعت احمدیہ کا ۸۳ واں سہ روزہ سالانہ اجتماع ۲۶ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس کا افتتاح جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کریں گے۔ سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے ملکی اور غیر ملکی وفد پہنچنے شروع ہو گئے ہیں پاکستان کی تقریباً گیارہ سو جماعتوں سے ایک لاکھ سے زائد احمدی شریک ہوں گے، جماعت احمدیہ نے مہمانوں کے قیام وطعام کے لئے سینکڑوں رضاکاروں کو مختلف ڈیوٹیاں سونپ دی ہیں اور چار بڑے لنگر خانے قائم کئے گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سہ روزہ سالانہ جلسہ میں روزانہ دو اجلاس منعقد ہوں گے جن میں جماعت کے ممتاز علماء اسلام کے اخلاق، اقتصادی اور تمدنی مسائل پر نہایت بلند پایہ تقاریر کریں گے مقررین میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد۔ مولانا عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد صاحبزادہ مرزا انس احمد۔ مرزا طاہر احمد شیخ مبارک احمد مولانا ابوالعطاء۔ قاضی محمد نذیر شامل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں دنیا کی پچاس زبانوں میں مختصر تقاریر ہوں گی۔ احمدی خواتین کا سہ روزہ سالانہ عظیم اجتماع بھی انہی دنوں میں ہوگا۔ ربوہ کو رنگ برنگی جھنڈیوں [illegible] سے سجایا گیا ہے اور اہل ربوہ مہمانوں کے پرجوش استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔"

(روزنامہ مغربی پاکستان - لاہور [illegible] دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۷)

"کسی کے خلاف عناد نہ رکھیں"

پیروکاروں کو مرزا ناصر احمد کی تلقین

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر۔ انجمن احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں کو تلقین کی ہے کہ وہ کسی کے خلاف عناد نہ رکھیں۔ بلکہ سب کے ساتھ محبت اور پیار سے پیش آئیں۔ انجمن احمدیہ کے سربراہ ربوہ میں اپنی جماعت کے تین روزہ سالانہ اجلاس کے افتتاح پر خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے اس موقع پر طویل دعائیں پڑھیں جو پیغمبر اسلامؐ نے مصیبت کے وقت پڑھی تھیں۔ اس سے قبل پنڈال میں پاکستان کا قومی پرچم اور انجمن کا پرچم لہرایا گیا۔

سالانہ اجلاس میں ایک لاکھ سے زیادہ افراد شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں سولہ غیر ملکی وفود بھی شامل ہیں۔ نمایاں شخصیات میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ پروفیسر عبد السلام انڈونیشیا کے سابق اٹارنی جنرل مسٹر موتر تولو اور ڈنمارک کے مسٹر عبد السلام میڈسن شامل ہیں۔" (روزنامہ امروز لاہور۔ ۲۷ دسمبر ۷۵ء)

(۸)

"احمدیہ جماعت کا سالانہ اجلاس"

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر (پ پ ا) احمدیہ جماعت کے سربراہ حافظ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں پر زور دیا کہ وہ کسی شخص کے ساتھ دشمنی یا بدگمانی نہ رکھیں بلکہ سب کے ساتھ پیار اور محبت کے ساتھ پیش آئیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کا یہی سبق ہے۔ احمدیہ شعبہ اطلاعات کے پریس ریلیز کے مطابق انہوں نے یہ باتیں احمدیہ جماعت کی سہ روزہ ۸۴ ویں سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے کہیں جس میں ان کے ایک لاکھ سے زائد پیروکاروں نے شرکت کی۔ اس سے پہلے پنڈال میں پاکستان کا قومی پرچم اور جماعت کا جھنڈا لہرایا گیا۔ اس کانفرنس میں گھانا، یوگنڈا، نائیجیریا، کینیا، ڈنمارک، جرمنی، برطانیہ، امریکہ، سویڈن، انڈونیشیا، ملائشیا، یوگوسلاویہ، ماریشس، سری لنکا اور شام کے وفود کے علاوہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان، پروفیسر عبد السلام اور مسٹر موتر تولو سابق اٹارنی جنرل انڈونیشیا اور مسٹر عبد السلام میڈسن شامل ہیں۔
(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۲۸ دسمبر ۷۵ء)

(۹)

"ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع"

ربوہ۔ ۲۷ دسمبر (پ پ ا) احمدیہ فرقہ کے

سربراہ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں کو تلقین کی ہے کہ وہ کسی سے نفرت یا دشمنی نہ رکھیں بلکہ محبت اور شفقت سے پیش آئیں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی عظیم درس دیا ہے۔ وہ آج یہاں جماعت احمدیہ کی ۹۰ ویں سالانہ اجتماع کا افتتاح کر رہے تھے جس میں ایک لاکھ سے زیادہ احمدیوں نے شرکت کی جن میں چوہدری ظفر اللہ خان، پروفیسر عبد السلام اور انڈونیشیا کے سابق اٹارنی جنرل سوترتو بھی شامل ہیں۔"

(روزنامہ جنگ راولپنڈی - ۲۸ دسمبر ۱۹۸۱ء)

(۱۰)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں پر زور دیا ہے کہ وہ کسی شخص کے خلاف بغض و عناد نہ رکھیں بلکہ اپنے دل میں ان کے لئے محبت و شفقت کے جذبات رکھیں۔ یہ بات انہوں نے جماعت احمدیہ کے سالانہ سہ روزہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اللہ پر یقین رکھیں جو ان پر اپنی عنایات اور نوازشات کی بارش کرتا ہے۔ جماعت کے رئیس ربوہ کے مطابق مرزا ناصر احمد نے اپنی تقریر کا آغاز ان دعاؤں سے کیا جن کا ورد پیغمبر اسلام سرور کونین مشکل اور مصیبت کے وقت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا یہ اجتماع کوئی میلہ یا تہوار نہیں ہے بلکہ اس میں ہر شخص مساوی حیثیت رکھتا ہے اس کا مقصد لوگوں کو رسولِ خدا کے پرچم کے گرد جمع کرنا ہے اور ان میں نئی روح اور جذبہ پیدا کرنا ہے۔ قبل ازیں پنڈال میں قومی پرچم اور جماعت کا پرچم لہرایا گیا۔ اجتماع میں گھانا، یوگنڈا، سیرالیون، نائیجیریا، کینیا، ڈنمارک، جرمنی، برطانیہ، امریکہ، سویڈن، انڈونیشیا، ملائشیا، یوگوسلاویہ، ماریشس، سری لنکا اور شام سے احمدیوں کے وفود بھی شرکت کر رہے ہیں۔ ان میں چوہدری ظفر اللہ خان، پروفیسر عبد السلام، انڈونیشیا کے سابق اٹارنی جنرل سوترتو اور ڈنمارک سے مسٹر عبد السلام میڈسن جنہوں نے قرآن کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا ہے شامل ہیں۔"

(روزنامہ مشرق لاہور - ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء)

(۱۱)

"جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

ربوہ ۲۶ دسمبر۔ حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ نے اپنے متبعین کو تلقین کی ہے کہ وہ کسی شخص کے خلاف بدخواہی اور دشمنی نہ رکھیں

بلکہ سب کے ساتھ محبت و پیار سے پیش آئیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بڑا سبق دیا ہے۔ یہ بات احمدیہ شعبہ اطلاعات کے پریس ریلیز میں بیان کی گئی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے آج صبح یہاں جماعت کے تراسی ۸۳ دیں سالانہ جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے جس میں ایک لاکھ سے زائد احمدی شریک ہوئے اس بات پر زور دیا ہے کہ احمدیوں کو خالص توحید کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ پر ہی توکل کرنا چاہیئے کیونکہ صرف خدا تعالیٰ ہی انسان کو برکتیں اور سکون عطا کرتا ہے۔" (انگریزی سے ترجمہ)

(روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۱۲)

جماعت احمدیہ کے سالانہ اجتماع پر مرزا ناصر احمد کی افتتاحی تقریر

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر (پ ر) امام جماعت احمدیہ حافظ مرزا ناصر احمد نے اپنے پیروکاروں سے کہا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں کسی کے لئے کینہ اور نفرت کا جذبہ نہ رکھیں بلکہ سب کے لئے محبت اور خلوص کا مظاہرہ کریں کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی درس دیا ہے۔ یہ بات انہوں نے جماعت احمدیہ کے سہ روزہ سالانہ اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ خدا پر مکمل اعتقاد اور توکل رکھیں تاکہ وہ انہیں کامیابیوں اور اپنی برکتوں سے نوازے۔ مرزا ناصر احمد نے اپنے خطاب کا آغاز ادعیہ مسنونہ سے کیا جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نازک اور ابتلاء کے اوقات میں مانگی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اجتماع عام جلسہ یا میلہ نہیں بلکہ اس اجتماع کا مقصد اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پھونکنا ہے کہ وہ دنیا بھر کے لوگوں کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے متحد کرنے کے لئے سرگرم عمل ہوں۔ جلسہ کے آغاز میں قومی پرچم اور جماعت احمدیہ کا نشان ایک ساتھ لہرائے گئے۔ جلسے میں پاکستان کے مختلف حصوں کے احمدیوں کے علاوہ سولہ ممالک کے احمدی وفود بھی شرکت کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ سیاست لاہور ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء)

(۱۳)

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ شروع ہو گیا

لاہور۔ ۲۶ دسمبر (پ ر) آج ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ شروع ہو گیا۔ قادیانیوں کے خلیفہ ثالث مرزا ناصر احمد

نے افتتاح کیا۔ ۲۷ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں علامات ظہور المسیحؑ اور آزادیٔ ضمیر اور ادیان عالم پر تقریریں کی جائیں گی دوسرے اجلاس میں مرزا ناصر احمد تقریر کریں گے۔ اسی طرح خواتین کے ۲۷ر دسمبر کے اجلاس میں مختلف خاتون مقررین تقریریں کریں گی اور مرزا ناصر احمد اجلاس سے خطاب کریں گے آخری اجلاس میں مریم صدیقہ الوداعی خطاب کریں گی۔"

(روزنامہ سیاست لاہور ۔ ۲۷ر دسمبر ۷۵ء)

(۱۴)

"قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں مرزا ناصر احمد کی تقریر"

ربوہ ۔ ۲۷ر دسمبر (پ پ ا) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اپنی جماعت کے سالانہ جلسے کے دوسرے دن آج سہ پہر خطاب کے دوران کہا کہ ان کا بنیادی مقصد پوری دنیا میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عظمت کو قائم کرنا ہے۔ انہوں نے اس نیک مقصد میں ہاتھ بٹانے کے لئے مسلمانوں کے تمام فرقوں کو تعاون کی دعوت دی۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دو غیر ملکی وظائف دینے کا بھی اعلان کیا۔ کینیڈا انڈونیشیا اور گھانا کی احمدی جماعتوں نے "قادیانی طلبا کے لئے تین وظائف کا اعلان کیا

جماعت احمدیہ نے غیر ممالک میں جو کام کیا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یورپ افریقہ اور امریکہ میں جماعت کے ۲۹ نئے مراکز قائم کئے گئے ہیں اور یوگوسلاویہ کے کارکنوں میں اسلام کا پیام موجود ہے اور ۸۰ خاندانوں نے قادیانی مذہب کو قبول کر لیا ہے انہوں نے کہا کہ غیر ممالک میں جماعت احمدیہ تقریباً چار درجن طبی مراکز، اتنے ہی ہائی سکول اور تقریباً پانچ سو مساجد کا انتظام سنبھالے ہوئے ہے انہوں نے بتایا کہ قرآن مجید کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اور اس وقت زیر طبع ہے۔ یہ ترجمہ جلد ہی دنیا بھر میں فرانسیسی زبان بولنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۔ ۲۸ر دسمبر ۷۵ء)

(۱۵)

"یوگوسلاویہ میں احمدیت مقبول ہو رہی ہے"

جماعت احمدیہ کے سالانہ اجلاس کا دوسرا دن

ربوہ ۔ ۲۷ر دسمبر (جنگ نیوز) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ احمدیہ تحریک کا بنیادی مقصد دنیا بھر میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عظمت کو قائم کرنا ہے وہ جماعت احمدیہ کے سالانہ اجلاس کے دوسرے روز خطاب کر رہے تھے

انہوں نے اسلام کے مختلف فرقوں کو دعوت دی کہ وہ اس نیک کام میں تعاون کریں۔ انہوں نے اس مقصد کیلئے تمام فرقوں کے طلباء کے لئے لیاقت کی بنیاد پر دو وظائف کا اعلان کیا جو برطانیہ اور امریکہ کی جماعتیں دیں گی۔ اس کے علاوہ کینیڈا۔ انڈونیشیا اور گھانا کی جماعتوں نے احمدی طلبا کے لئے تین وظائف کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپ، افریقہ اور امریکہ میں ۲۹ نئی جماعتیں قائم کی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یوگوسلاویہ کے کارکنوں میں احمدیت بڑی مقبول ہو رہی ہے اور ان میں ۸۰ خاندانوں نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ غیر ممالک میں ۴۸ طبی مراکز اور اتنے ہی سکول اور پانچ سو مساجد احمدیوں کی موجود ہیں قرآن مجید کا فرانسیسی ترجمہ زیر طباعت ہے اور عنقریب فرانسیسی بولنے والے افراد میں تقسیم کیا جائیگا"

(روزنامہ جنگ کراچی۔ ۲۹ر دسمبر ۶۸ء)

―――(۱۶)―――

"احمدی نوجوانوں کیلئے وظائف کا اعلان

ربوہ ۲۸ر دسمبر۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے آج پانچ وظائف کا اعلان کیا ہے ان میں سے دو وظائف برطانیہ اور امریکہ میں رہنے والے احمدی نوجوانوں کو دیئے جائیں گے[۱] تاکہ وہ جدید سائنسی علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں جبکہ تین وظائف کینیڈا۔ انڈونیشیا اور گھانا میں رہنے والے احمدی نوجوانوں کو دیئے جائیں گے تاکہ وہ جدید سائنسی علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ بیرونی ممالک میں جماعت کے زیر اہتمام چار درجن طبی مراکز۔ اتنے ہی سکول اور پانچ سو مساجد قائم ہیں۔"

(روزنامہ مشرق۔ ۲۸ر دسمبر ۶۸ء)

―――(۱۷)―――

"قادیانیوں کا سالانہ جلسہ ختم ہو گیا۔

ربوہ۔ ۲۸ر دسمبر (پ ر) آج سہ پہر قادیانیوں کا سہ روزہ جلسہ ختم ہو گیا۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے آج کے تیسرے اور آخری اجلاس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عریانی، فحاشی اور بداخلاقی کو وسیع پیمانے پر فروغ دے کر اسلام کو نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اپنی قادیانی جماعت میں فضلاء کا ایک گروہ پیدا

---

[۱] صحیح یہ ہے کہ برطانیہ اور امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے دو غیر ملکی وظائف پاکستانی مسلمانوں کے تمام فرقوں کے طلباء کو ان کی لیاقت کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔

کریں گے جو اسلامی اخلاق و کردار پر مشتمل واقعات کو مرتب کرے گا۔ انہوں نے اپنے پیروؤں کو اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے پر زور دیا۔ قادیانیوں کے مرکز اطلاعات کے مطابق مرزا ناصر احمد نے کہا کہ نیکی اور بدی میں جنگ شروع ہو چکی ہے اور اسلام کی فتح ہوگی۔ پریس ریلیز کے مطابق آج کے مرزا اجلاس میں تقریباً سوا لاکھ افراد نے شرکت کی"

(نوائے وقت لاہور (لوکل ایڈیشن) ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۰ء)

—(۱۸)—

"دشمنانِ اسلام فحاشی کے ذریعہ اسلام کو نقصان پہنچا رہے ہیں

ربوہ۔ ۲۸ر دسمبر انجمن احمدیہ پاکستان کے صدر مرزا ناصر احمد نے انجمن کے سالانہ جلسہ کے اختتام پر اپنی تقریر میں کہا کہ دشمنانِ اسلام فحاشی اور بداخلاقی کے ہتھیار کے ذریعہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے دنیا کے سامنے بہترین اخلاقی اصول پیش کئے ہیں جن کے ذریعہ انتہائی وحشی انسانوں کو مہذب بنا کر انہیں خدا ترس بنا دیا گیا۔ مرزا ناصر احمد نے بتایا کہ وہ تعلیم یافتہ افراد کی ایک ایسی جماعت تیار کر رہے ہیں جو اسلامی اخلاق اور آداب کا مجموعہ مرتب کرے گی۔" (روزنامہ مشرق لاہور ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۰ء)

—(۱۹)—

"مرزا ناصر احمد نے اسلامی تعلیمات عام کرنے کیلئے جہاد شروع کرنے کا اعلان کر دیا۔

ربوہ۔ ۲۸ر دسمبر (پ پ ا) احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اسلامی تعلیمات اور اخلاقی اصولوں کو عام کرنے کے لئے جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ احمدیہ محکمہ اطلاعات کے اعلامیہ کے مطابق انہوں نے فرقہ کے سالانہ جلسے کے آخری اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن عریانی، فحاشی اور بداخلاقی کو بڑے پیمانہ پر پھیلا کر اسلام کے بہترین اصولوں کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ جماعت ایسے محققین بڑی تعداد میں فراہم کر رہی ہے جو اسلامی اخلاقیات سے بہترین مثالیں جمع کر کے انہیں مرتب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام نے انسانیت کو بہترین چیز دی ہے۔"

(روزنامہ حریت کراچی۔ ۳۰ر دسمبر ۱۹۸۰ء)

—(۲۰)—

"امام جماعت احمدیہ، بداخلاقی اور فحاشی کے خلاف جہاد کریں گے

ربوہ۔ ۲۸ر دسمبر مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ نے آج یہاں اسلامی اخلاق کی وسیع اشاعت کے لئے ایک جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا ہے

یہ بات انجمن احمدیہ کے ایک اعلامیہ میں بیان کی گئی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے افسوس سے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ بداخلاقی عریانی اور فحاشی کے وسیع پروپیگنڈا سے اسلام کی بہترین تعلیمات و اخلاق کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مرزا ناصر احمد نے اپنے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ وہ جماعت کے علماء کا ایک ایسا گروہ کھڑا کر رہے ہیں جو اسلامی اخلاق و آداب کو کتابی صورت میں مرتب کریں گے۔ قبل ازیں انہوں نے انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے اعلیٰ سائنسی تعلیم و لٹریچر کے لئے دو غیر ملکی وظائف کا اعلان کیا جو لیاقت کی بنیاد پر تمام مسلمانوں کے فرقوں کے طلباء کو دیئے جائیں گے۔"

(ترجمہ۔ پاکستان ٹائمز لاہور ۲۹ر دسمبر ۷۵ء)

—(۲۱)—

"اسلام نے بنی نوع انسان کو بہترین نظام حیات عطا کیا ہے"

ربوہ۔ ۸ر دسمبر۔ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیمات و اخلاق کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں ایک جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا۔ یہ بات جماعت احمدیہ کے شعبہ اطلاعات کے پریس ریلیز میں بیان کی گئی ہے۔ جماعت کے سہ روزہ سالانہ جلسہ کے اختتامی اجلاس سے آج شام یہاں خطاب کرتے ہوئے مرزا ناصر احمد نے بتایا کہ وہ جماعت کے علماء کا ایک ایسا گروہ قائم کر رہے ہیں، جو اسلامی اخلاق و آداب کو مرتب کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نے انسان کو بہترین تعلیم اور نظام حیات عطا کیا ہے۔ اسلام ایک وحشی کو انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق انسان سے ایسے با خدا انسان بنا دیتا ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے اپنے متبعین کو تلقین کی کہ وہ اعلیٰ اسلامی اخلاق کا نمونہ بن جائیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے کئی اعلیٰ سائنسی تعلیم و ادبیات کے لئے دو غیر ملکی وظائف کے دیئے جانے کا بھی اعلان کیا جو انگلستان اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی احمدی جماعتوں کی طرف سے تمام مسلمان فرقوں کے طلباء میں سے ان دو طلباء کو دیئے جائیں گے جو تمام طلباء سے قابلیت اور لیاقت کے لحاظ سے بڑھ کر نکلیں گے۔"

(ترجمہ)

(روزنامہ ڈی سن۔ ۲۹ر دسمبر ۷۵ء)

(لوکل ایڈیشن)

—— (۲۲) ——

"اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کیلئے جہاد کیا جائے گا

مرزا ناصر احمد کی اختتامی تقریر

ربوہ ۲۸ر دسمبر (نمائندہ خصوصی) حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ نے اسلامی تعلیمات [illegible] کے لئے جہاد شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے [illegible] اجتماع کے اختتامی اجلاس [illegible] ہوئے کہا کہ اسلام کے دشمن [illegible] نمائشیں، عریانی و فحاشی اور بد اخلاقی کا وسیع پیمانے پر پروپیگنڈا کر کے اسلامی تعلیمات کی روح کو مسخ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ اسلام دنیا کے لئے ایک نعمت اور بہترین ضابطہ ہے اسلامی تعلیمات نے جاہلیت میں گرفتار لوگوں کو ظلمت و جہالت سے نکال کر انسان اور پھر انسان سے مہذب انسان اور خدا شناس و خدا ترس انسان بنایا۔ انھوں نے اپنے پیروکاروں کو کہا کہ وہ اسلام کی اعلیٰ اخلاقی تعلیمات کا نمونہ بنیں۔ اس سلسلہ میں گزشتہ روز انہوں نے برطانیہ اور امریکہ کی احمدیہ انجمنوں کی طرف سے جدید سائنسی علوم و دینیات میں اعلیٰ تعلیم کے لئے دو وظائف دینے کا اعلان کیا تھا جو تمام اسلامی فرقوں کے نوجوانوں کو ان کی قابلیت کی بناء پر دیئے جائیں گے۔ مرزا ناصر احمد نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ نیکی اور بدی کے درمیان اور حق و باطل کے درمیان جہاد شروع ہو چکا ہے اور فتح انشاء اللہ اسلام کی ہو گی۔"

(روزنامہ سیاست لاہور۔ ۲۹ر دسمبر ۶۶ء)

الفرقان: ہم جملہ مدیران جرائد بھائیوں کے تہِ دل سے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اپنے صحافتی فرض کو بہت اچھے طور پر ادا فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ خیراً۔

اس سال کے جلسہ پر تیسرے روز ۲۸ر دسمبر کے پہلے اجلاس میں خاصی بارش شروع ہو گئی تھی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام باقاعدہ جاری رہا اور حاضرین بڑے خلوص سے بیٹھے رہے دعائیں کرتے رہے۔ پہلی تقریر کے دوران ہی بارش بند ہو گئی اور دوسرے اجلاس کے لئے تو موسم بالکل صاف ہو گیا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْد ربّ العالمین!

اعلانِ نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے میرے لڑکے سیّد منور احمد صاحب زاہد کا نکاح عزیزہ سیدہ نعیمہ صادقہ بنت سیّد عبد الغنی شاہ صاحب سے تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ سیّد محمود سلیمان۔ کارکن

دفتر الفرقان۔ ربوہ

راولپنڈی کے ایک سعید الفطرت

غیر از جماعت دوست کا دلچسپ مکتوب

راولپنڈی کے ایک سعید الفطرت دوست میجر (ریٹائرڈ) ناصر حسین صاحب کا مکتوب جو خود ان کی خواہش کے مطابق کہ اسے جماعت کے کسی "معروف رسالہ" میں شائع کرا دیں۔ رسالہ "الفرقان" میں قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ مکتوب انہوں نے مسجد نور راولپنڈی میں مبشر احمد وسیم گورداسپوری کی خوش الحان اذان سے متاثر ہو کر مکرم جناب چوہدری احمد جان امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو لکھا ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ علماء نے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں ہم پر یہ ظاہر کیا ہوا تھا کہ احمدی نماز کسی دوسری طرح پڑھتے ہیں۔ ان کا کلمہ کوئی اور، ان کی نماز اور۔ آذان بھی کچھ اور ہے۔ لیکن تعجب ہوا مجھے یہ سن کر کہ آپ کی اذان تو وہی ہے جو سب مسلمان دیتے ہیں۔ پہلے آپ کی مسجد میں لاوڈ سپیکر نہیں تھا لیکن چند دنوں سے لگ گیا ہے۔ اذان دینے والے صاحب جن کا نام مبشر احمد وسیم گورداسپوری معلوم ہوا ہے خاص طور پر عشاء اور جمعہ کی اذانیں دیتے ہیں۔ جب یہ اذان سنتا ہوں تو تڑپنے لگ جاتا ہوں۔ قریباً میرے سب محلہ کی یہی حالت ہے۔ ہر روز عشاء کی اذان سننے کے لئے میرا پورا خاندان اور محلہ سب کام چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ سننے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ ہم جنت کی فضاؤں میں پہنچ گئے ہیں۔ میری بیگم اپنے جوان بچوں کو تو یہ کہہ دیتی ہے کہ یہ اذان سننے کے بعد بھی جو شخص مسجد میں نہ جائے وہ کوئی حرام زادہ ہی ہوگا۔ وسیم صاحب بڑے قرینے سے خوبصورتی سے اور بڑے پیار سے اذان دیتے ہیں۔ ان کے گلے میں واقعی اللہ تعالیٰ نے بڑا سوز بخشا ہے۔ بڑی لمبی اذان ہوتی ہے پھر بھی جی چاہتا ہے دوبارہ شروع کر دیں۔ آپ کی مسجد نور کے اردگرد کے محلوں میں دن رات اذان کی باتیں ہوتی رہتی ہیں۔ میری عمر اس وقت قریباً ۶۵ سال ہے میں نے اپنی زندگی میں اتنی پرکشش اذان نہیں سنی تھی۔ اگر وسیم گورداسپوری صاحب کہیں میرا خط سن رہے ہوں تو میری طرف سے یہ عرض کر دیں کہ آپ ضرور

میں نہ آئیے گا۔ یہ سب کچھ جو آپ کو عطا ہوا ہے میرا دل گواہی دیتا ہے۔ یہ اسلام و احمدیت کی برکت ہے۔ ورنہ ہم غیر احمدیوں میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی جیسے آپ کے چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب ہیں ایسا قابل وجود مرزا صاحب کے بعد کہیں نہیں تھا۔ اگر نبی بھول میں نہیں ہوں تو یہ بھی احمدیت کی برکت ہے۔ گو دین کے بارے میں بالکل کورا ہوں مگر اتنا ضرور کہونگا کہ موذن بھی ایک مبلغ ہوتا ہے۔ دیکھئے ان کی آواز سن کر دل میں آپ حضرات کو جو حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں دیکھنے کا ذوق پیدا ہوا۔ آپ کی مسجد میں آکر دیکھا تو ہر چیز وہی پائی جو اسلام میں ہے۔ وہی اذان، وہی نماز، وہی خطبہ وہی قبلہ۔ ۳۱ تاریخ کا جمعہ میں نے ڈرتے ڈرتے آپ لوگوں کے ساتھ پڑھا۔ پیچھے دب کر بیٹھا رہا۔ خطبہ ایک نہایت معزز، فرشتہ سیرت پگڑی پہنے ہوئے بزرگ نے نہایت پر مغز، نصیحت آموز دیا۔ اتنا متاثر ہوا کہ بیان نہیں کر سکتا۔ مسجد میں میں نے کسی سے کوئی بات نہیں کی کہ شاید کوئی بیگانہ سمجھ کر نہ سنائے اور ڈرتے ہوئے یہ بھی نہ پوچھا کہ خطبہ پڑھانے والے کون ہیں اس لئے کہ اگر پوچھتا تو لوگ سمجھتے کہ یہ غیر احمدی ہے جس کو یہ بھی پتہ نہیں مبلغ کون ہے، اور امیر جماعت کون ہے؟

ہمارے محلہ کی مسجد کے امام نے ایک دن نمازیوں سے کہا کہ مری روڈ پر احمدیوں کا مندر ہے۔ وہاں سے اذان کی آواز آتی ہے اور اتنی دلکش کہ سننے والے کا جی چاہتا ہے کہ مسجد کی طرف کھچا دوڑا چلا جائے۔ یہ بہت بری بات ہے یہ اذان رکوانی چاہیئے۔ یہ تو مسلمانوں کی اذان ہے یا پھر اس پر کشش اذان دینے والے کو مروا دینا چاہیئے۔ اس پر نمازی بہت غصے میں آئے اور بیک آواز کہنے لگے۔ مولوی صاحب! شرم کرو۔ ڈوب مرو۔ ان کے ساتھ اتنا کرنے کے باوجود تم باز نہیں آئے لیکن پھر بھی احمدیوں کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑا۔ صرف تمہاری مسلمانی دنیا پر عیاں ہو گئی۔ تب مولوی صاحب نے آیات وغیرہ پڑھنی شروع کر دیں تو نمازیوں نے انہیں دھمکی دی اور کہا کہ ملاں جی، نوکری کرنی ہے یا نہیں۔ کاٹھ کی ہنڈیا ایک بار چڑھتی ہے۔ اس پر مولوی صاحب عاجز آگئے اور معافی مانگنے لگے۔ کہنے لگے۔ دراصل مجھے بلڈ پریشر کی شکایت ہے کبھی کبھی میرا میٹر گھوم جاتا ہے۔ جناب! اگر دوسری طرف بھی سپیکر اذان کے لئے لگ جائیں تو چاروں طرف کے لوگ انشاء اللہ مسلمان ہو جائیں گے۔ میں اور میرا خاندان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت جلد آپ کے ساتھ آنے والے ہیں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق بخشے۔ اگر ہو سکے تو مہربانی فرما کر نسیم صاحب کو باقاعدگی سے اذان دینے کی تلقین کریں تاکہ کسی اور کے اذان دینے سے جو بدمزگی ہوتی ہے وہ نہ ہو۔ خلیفہ وقت کو بھی میرے حق میں دعا کے لئے لکھ دیں۔ شکریہ اور سب دوستوں کو میرے لئے دعا کی درخواست کر دیں بلکہ آپ کی نہایت مہربانی ہوگی اگر میرا یہ خط جماعت کے کسی معروف رسالہ مثلاً لاہور کے ایڈیٹر صاحب کو بھجوا دیں تاکہ وہ میرے اس دل کی آواز کو من و عن شائع کر دیں اور جلسہ کے دن میرا خط میرے ہونے والے بھائیوں کو سنایا جائے۔ دوست دعا کریں گے۔ آج کل احمدی ہونا ہے کیسے چنے چبانا ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ آمین! والسلام

ناچیز سیجر (ریٹائرڈ) ناصر حسین .... راولپنڈی"

ہر قسم کا سامانِ سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ
سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں
فون نمبر ۔۔۔

الفردوس
انارکلی میں لیڈیز کپڑے
کے لئے آپ کی اپنی دکان ہے
الفردوس
۸۵- انارکلی لاہور

اسلام کی روزافزوں ترقی کا آئینہ دار
تحریکِ جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ
پانچ روپے
مینجنگ ایڈیٹر

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور
مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی ٹکٹوں
کی بکنگ کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں!
انڈس ٹریول سروس
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل - لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوب صورتی کے لئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، ناخونہ، پھپھنی، ضعف بصارت،
وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے عرصہ ساٹھ سال سے
استعمال ہو رہا ہے خشک و تر قیمت فی شیشی: سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی بہترین تجویز جو نہایت اعلیٰ اور عمدہ اجزاء کے ساتھ تیار
کی جاتی ہے اٹھرا بچوں کا مردہ پیدا ہونا پیدا ہونے کے بعد جلد مر جانا
یا پیدائش کے بعد بچے کی موت ہو جانا یا لاغر ہونا۔ ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے

قیمت: پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ

گول بازار - ربوہ

★ فون نمبر ۵۲۸ ★

سرزمینِ قادیان کا

اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق

حبِ اٹھرا (رجسٹرڈ)

مکمل کورس: بیس ۲۰ روپے

- دوائی خاص: زنانہ امراض کا واحد علاج۔ ۱۲ اونس کی قیمت: دس ۱۰ روپے
- زود ہضم عنبری: طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۶۰ گولی پچیس ۲۵ روپے
- حب مفید النساء: بےقاعدگی کا بہترین علاج قیمت: دس ۱۰ روپے
- حب مسان: سوکھے کی مجرب دوا۔ قیمت: پانچ ۵ روپے
- معین الصحت: تلی، بھوک، جگر اور یرقان کا علاج۔ دس ۱۰ روپے

ہمارا اصول:

صاف ستھرے اجزاء — دیانتدارانہ دوا سازی — عمدہ
پیکنگ — غریبانہ قیمت — مخلصانہ مشورہ
اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے آرہے ہیں

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

مشہور دواخانہ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ: فون نمبر ۴۸۴۴

★ بالمقابل ایوان محمودؓ۔ ربوہ ★

شیزان

گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے

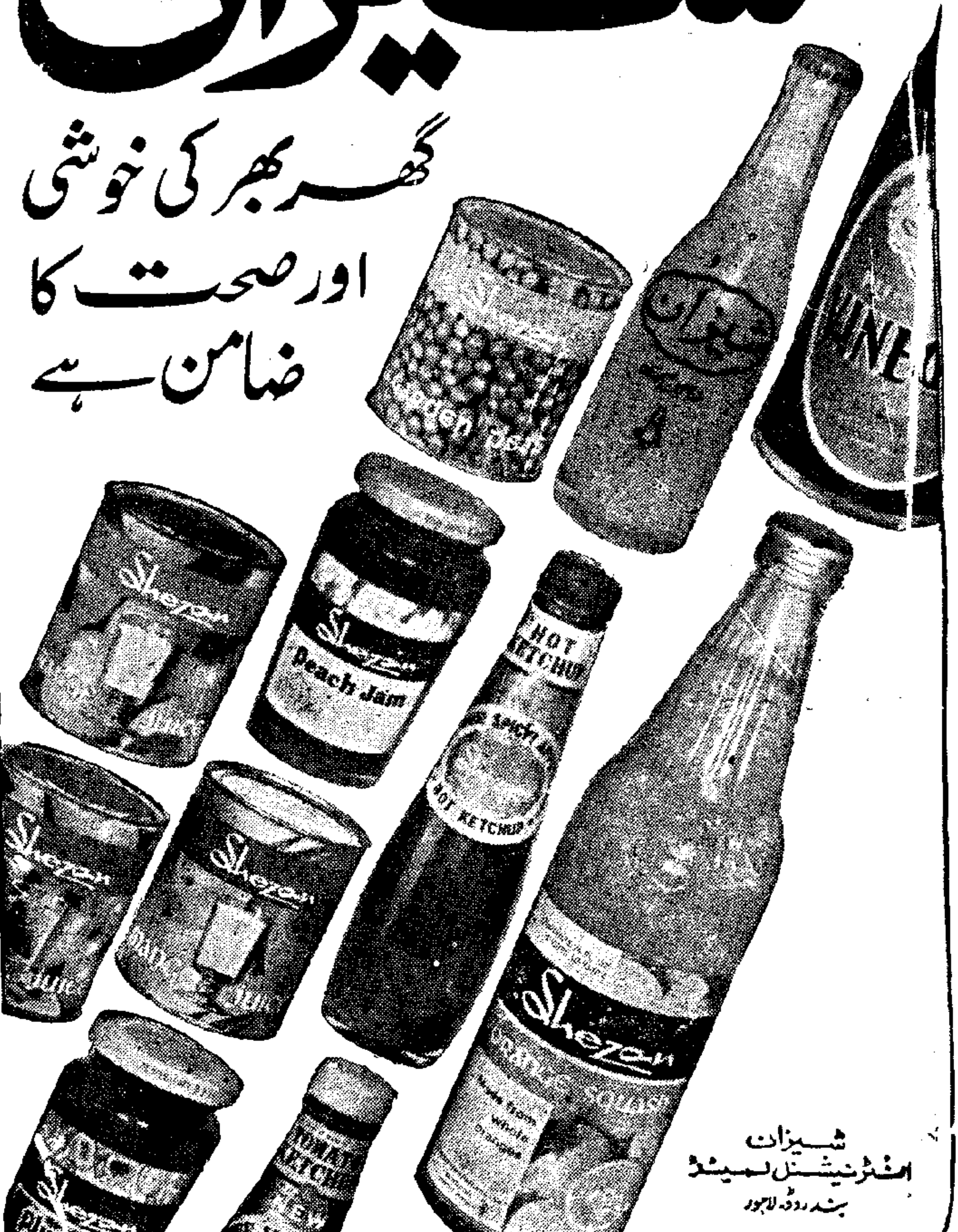

شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ لاہور

آپ

اپنی ضروریات کے لئے

میسرز بشیر اینڈ کمپنی

کی خدمات حاصل کریں

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری ، ریلوے ، ٹیلیگراف اور ٹیلیفون ، واپڈا اور دوسرے

تیار کنندگان ہارڈویر ۔ تعمیری میٹیریل ۔ ہر قسم کا جوڑ والا اور بغیر جوڑ کا پائپ ۔ ٹیوب ۔ کھمبے ۔ کاسٹ آئرن ۔ اس سے متعلقہ ہر قسم کا سامان۔۔۔۔

سٹاکسٹ اینڈ سپلائرز آئرن اینڈ اسٹیل ۔ جی ، آئی شیٹ ۔ پلیٹ (چادر) ۔ کنڈے والی تار ۔ ہر قسم کا میٹل ۔ زنک ۔ لیڈ ۔ ٹین ۔ تانبہ اوورہالنگ کا ہر قسم کا سامان۔۔۔

ہیڈ آفس :

حمید منزل نمبر ۸۹ انارکلی لاہور (فون ۵۲۷۸۳)

برانچیں :

لوہا مارکیٹ ، لاہور

77, KMC گارڈن مارکیٹ ، لارنس روڈ ، کراچی

(فون ۷۸۵۶۴)

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔